اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

https://wa.me/923444499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

مکمل ناول

Khawab Or Haqqeqat

YAMAN EVA

آ یئے آ یئے۔۔ کیا آپ اس بلیک گیٹ کو دیکھ رہے ہیں۔؟جی (

ہاں یہ میرا گھر ہے۔۔

اندر آیئے ناں۔۔ میں آپ کو اپنی فیملی سے ملواتی ہوں۔

وہ سامنے تخت پر جو بزرگ بیٹھے ہیں وہ میرے دداجان ہیں۔۔

ان کا نام شبیر احمد ہے اور ان کے ساتھ جو عورت بیٹھی ہیں۔ نرم سی مسکراہٹ والی۔۔ پیاری سی عورت۔۔ وہ میری ماں ہیں۔۔

ان کا نام مریم ہے۔۔

ان کے ساتھ جو سستی سے جمائیاں لیتی بے زار صورت لڑکی بیٹھی ہے یہ میری بڑی بہن عفیرہ ہے۔۔

جی ہاں ٹھیک سمجھے عفیرہ بہت لمبی ہے۔۔

اور وہاں جو سامنے کسی مہ جبیں کی طرح زلفیں پھیلائے رونی صورت لڑکی آرہی ہے۔۔

ارے ڈریئے مت یہ میری چھوٹی بہن ہے کوئی چڑیل نہیں۔۔

اس کا نام عبیرہ ہے۔۔اور یقیناً اُس کا یہ حال یزدان نے کیا ہے۔۔۔جی؟ یزدان کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟اوہ یزدان میرا چھوٹا بھائی ہے۔۔

جو عبیرہ سے ایک سال بڑا اور مجھ سے دو سال چھوٹا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ جو ٹی۔وی لاؤنج میں بیٹھا ہے یہی ہے یزدان۔۔

ارے یہاں وہاں کیا دیکھ رہے ہیں۔۔یہ سامنے صوفہ پر ہی تو بیٹھا ہے ٹی۔وی کو سالم نگل جانے جیسی نظروں سے دیکھتا ہوا۔۔۔

اوہ سمجھ گئی یقیناً آپ بھی دوسروں کی طرح دھوکہ کھا گئے اور اسے بڑا بھائی سمجھ بیٹھے۔۔۔

نہیں بالکل نہیں۔۔یہ صرف قد کاٹھ کے لحاظ سے بڑا دکھتا ہے، ورنہ چھوٹا ہے مجھ سے۔۔

اور یہ جو ٹیلی فون پر مصروف کھڑے ہیں یہ میرے بابا جانی ہیں۔۔ان کا نام سفیر احمد ہے۔۔

ارے نہیں آپ غلط سمجھے میرے بابا جانی روزانہ گھر پر نہیں ہوتے۔۔فارغ تھوڑی ہیں۔۔

ان کی بڑے بازار میں کپڑے کی دو دکانیں ہیں۔۔آج جمعہ ہے تو گھر پر موجود ہیں۔۔

جی ہاں سہی سمجھے جب عبیرہ اور یزدان کی لڑائی ہوئی ہو گی(جو کہ ان دونوں کا معمول ہے)

تب بابا موجود تھے اور یقیناً آپ کے لیے یہ قابل حیرت ہے کہ انہوں نے روکا بھی نہیں۔۔

کیوں کہ ان کی عادت ہی ایسی ہے۔۔جب تک دو فریقین برابر ہوتے ہیں بابا کچھ نہیں کہتے اور جہاں کوئی ایک زیادہ زور آور ہونے لگے تو پھر دونوں کی ہی خیر نہیں۔۔

اور رہ گئی میں۔۔تو میرا نام نمیرہ ہے۔۔

جی بالکل میں نا عفیرہ جیسی لمبی ہوں نا ہی عبیرہ جیسی موٹی ہوں۔۔

مجھے آلو کے چپس بہت پسند ہیں جس کی وجہ سے میں اکثر کچن میں پائی جاتی ہوں جیسے اس وقت بھی وہیں جا رہی ہوں۔۔اور پھر پھنس بھی جاتی ہوں ٹھیک اس طرح۔۔

"نمیرہ اماں کہہ رہی ہیں کچن میں ہو تو چائے بھی بنالو۔۔" یہ عبیرہ نے آواز لگائی ہے۔۔

سنا آپ نے؟اسی طرح یہ لوگ مجھے کام سونپ دیتے ہیں جو مجھے کرنا ہی پڑتا ہے سو میں تو اب چائے بنانے لگی ہوں)

نمیرہ نے اپنی لمبی کہانی کا یہاں اختتام کر کے سامنے بیٹھے بھائی بہنوں کو داد طلب نظروں سے دیکھا۔۔

عفیرہ اور عبیرہ کے ساتھ ساتھ یزدان بھی منہ کھولے اس کو دیکھ رہے تھے۔۔

"کیا تم۔۔یہ تم۔۔ایسے۔۔ایسے اپنے رشتہ لانے والوں کو۔۔

یوں گھر کا حال بتاؤ گی۔۔۔خود آگے ہو کر۔۔؟"

ان سب کا صدمے سے منہ کھلا ہوا تھا اس نے شرما کر نظریں

جھکاتے ہوئے سر ہلایا۔۔

"تو وہ بھی وہیں بلیک گیٹ سے ہی آپ کو ٹاٹا بائے بائے بول دیں

گے۔۔اتنی افسانہ نگاری اور ایسی بھیانک شکل میں تعارف۔۔

اللہ معاف کرے آپا۔۔

" کون کرے گا آپ جیسی منہ پھٹ سے شادی۔۔

یزدان منہ بنا کر بول رہا تھا، نمیرہ کے گھورنے پر منہ بناتا اٹھ کر چلا

گیا۔۔

عفیرہ اور عبیرہ بھی اٹھ کر جا چکی تھیں اور نمیرہ اکیلی کھڑی سوچ

میں گم ہو گئی۔ بھلا اس نے غلط کیا کہا تھا؟اس کو سمجھ نہیں آئی۔۔

ہاں ہو سکتا ہے جل گئے ہوں میری ذہانت سے۔۔۔

••••••••••••••

عفیرہ میں تائی جان کے گھر جا رہی ہوں، تم چلو گی؟" بالوں کو" کیچر میں قید کرتے ہوئے نمیرہ نے سامنے بیٹھی عفیرہ سے پوچھا۔۔

نہیں بھئی مجھے نہیں جانا، تم جاؤ۔۔ جانتی تو ہو اس وقت جبران" گھر پر ہوتے ہیں اور۔۔

اور آپ شہزادی صاحبہ نے ان کے سامنے نا جانے کی قسم کھالی" ہے۔۔" نمیرہ نے جل کر اس کی شرمیلے لہجے میں کہی جانے والی بات کاٹی۔۔

جواباً اُس کا ڈھٹائی سے کندھے اچکانا نمیرہ کو آگ ہی تو لگا گیا تھا، وہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

مر و تم۔۔مت کرنا شادی بھی۔۔یونہی گھونگھٹ ڈالے ”
ساری عمر گزار دینا۔۔“ نمیرہ کو اس کے ساتھ نا جانے پر شدید
غصہ آرہا تھا۔۔

ایسا نہیں تھا کہ نمیرہ اکیلی نہیں جا سکتی تھی یا اس کے تایا کبیر احمد کا
گھر دور تھا۔۔

ایک ہی دیوار تھی اپنے گھر سے نکل کر ساتھ ہی ان کے گھر کا
گیٹ تھا۔۔پہلے تو گھر کے درمیان میں راستہ تھا پھر جب وہ
بہنیں جوان ہوئیں تو راستہ بند کر دیا گیا کیونکہ تایا جان کے تین
جوان بیٹے تھے۔۔

صفوان کبیر، جبران کبیر اور عفیرہ کا ہم عمر میران کبیر۔۔

صفوان کبیر کی شادی تین سال پہلے اپنی خالہ زاد منزہ سے ہو چکی تھی اور ان کی شادی میں ہی جبران کبیر کی ہی فرمائش پر عفیرہ اور ان کا نکاح کر دیا گیا تھا۔

مگر اس نکاح کا صفوان کبیر کو یہ نقصان ہوا تھا کہ شادی تک عفیرہ کو دیکھنے یا ملنے کا چانس ختم ہو گیا تھا۔۔

حالانکہ عفیرہ پر کسی طرف سے کوئی پابندی نہیں لگائی گئی تھی۔

بس وہ خود ضرورت سے زیادہ شرمیلی تھی، اور اسی بات کا نمیرہ کو شدید غصہ تھا۔۔

وہ دھپ دھپ کرکے کبیر صاحب کے گھر پہنچی مگر گھر میں داخل ہوتے ہی نمیرہ کا پہلا سامنا میران سے ہوا تھا۔۔ وہ گنگناتے ہوئے صحن میں کھڑی بائیک دھو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شریر چمک اُمڈ آئی۔

"کیسے ہو میرو؟" اس نے شرارت سے پوچھا۔ میران نے اس آواز پر لب بھینچے۔ اسے نمیرہ کا میرو کہنا بہت برا لگتا تھا۔۔

"تم پھر آ گئیں۔۔ کبھی اپنے گھر بھی ٹک کر بیٹھ جایا کرو۔۔" وہ جل کر بولا اور پھر سے اپنی بائیک دھونے لگا۔۔ نمیرہ کو اس کا یوں چڑنا مزہ دیتا تھا۔۔

"تم مجھ سے اتنا جل کر کیوں بات کرتے ہو۔۔" نمیرہ نے منہ بسورتے ہوئے معصومیت سے اسے دیکھا۔

"تمہاری صورت ہی ایسی دیکھ کر کسی کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا اور پائپ سے پانی بائیک پر پریشر سے ڈالتے ہوئے دھونے لگا۔۔

"تائی جان کہاں ہیں میرو۔۔" نمیرہ نے پھر سے چڑایا۔"

دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ آج اپنی اس لمبی زبان سے محروم ہو جاؤ گی۔۔" وہ پائپ زمین پر پٹخ کر دھاڑا۔

"میران شرم کرو۔۔ایسے بات کرتے ہیں؟"

تائی جان شاید اسی کی آواز پر ہی باہر آئی تھیں،اسے گھورتے ہوئے گھر کا۔وہ جلتا بھنتا اندر چلا گیا۔۔

کیسی ہیں تائی اماں؟" نمیرہ نے ان کے ساتھ اندر جاتے ہوئے محبت سے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔تم کیسی ہو؟" وہ اسے اپنے پاس بٹھا کر نرمی سے بولیں۔

میں بالکل ٹھیک ہوں تائی اماں۔۔" نمیرہ نے پھیل کر بیٹھتے ہوئے انہیں جواب دیا۔

گھر میں سب ٹھیک ہیں ؟اور یہ عفیرہ نے تو آنا ہی چھوڑ دیا۔۔کیا" اب کوئی اور رشتہ ہی نہیں رہا ہم سے۔۔" سوال کرنے کے ساتھ انہوں نے گلہ کر ڈالا اور یہ گلہ نمیرہ ہر بار آکر سنتی تھی اور نمیرہ کا غصہ عفیرہ پر مزید بڑھ جاتا تھا۔

"آئے گی تائی اماں، شرمانے سے جب فرصت ملے گی تو آجائے گی کبھی وہ بھی۔۔۔"

نمیرہ نے منہ بنا کر کہا تو تائی جان مسکرانے لگیں۔۔

"اسے تو شرمانے سے کبھی فرصت نہیں ملنی۔۔امی سے کہتا تو ہوں جلد کوئی انتظام کریں۔۔تاکہ اس کی شرم کا میں خود کوئی علاج کروں۔۔"

جبران جو اسی وقت وہاں پہنچا تھا، نمیرہ باتوں کا جواب خفگی سے دینے لگا۔۔اسے ہنسی آئی۔۔

"اچھی خاصی ہنستی بولتی تھی، آپ کو ہی آرام نہیں آیا پکڑ کر نکاح پڑھوالیا اس سے۔۔" نمیرہ نے تائی جان کا لحاظ کیے بغیر ٹھک سے جواب دیا تھا۔

نمیرہ کی یہی عادت عفیرہ اور عبیرہ کو سخت ناپسند تھی، عبیرہ تو اکثر کہتی تھی۔

"مجھے لگتا ہے نمیرہ اپنی شادی پر بھی نہیں شرمائے گی۔۔" اور نمیرہ ہنس کر کندھے اچکا دیتی تھی۔۔

یعنی لگتا تو اسے خود بھی یہی تھا۔۔

"ہاں بہت پچھتاوا ہے مگر اتنا بھی نہیں۔۔ میں ابھی چینج کر کے آتا ہوں۔۔"

جبران نے ہنستے ہوئے شوخی سے جواب دیا اور اپنے کمرے میں چینج کرنے چلا گیا۔

تائی امی عشنا کہاں ہے۔۔؟" نمیرہ نے بے چینی سے"
پوچھا۔۔ عشنا سب سے بڑے صفوان کی دو سالہ بیٹی تھی جوان
دونوں گھرانوں کے لیے ایک دلچسپ کھلونا تھی۔۔
وہ بہت پیاری تھی بلکل گڑیا جیسی اور نمیرہ اسی کے لیے زیادہ تر
یہاں آتی تھی۔۔اور وہ جب سفیر صاحب کے گھر جاتی، میران
فوری لینے پہنچ جاتا تھا۔
اپنی جیسی عادت نا بنا دینا۔۔ ہر وقت دوسروں کے گھر۔۔"وہ"
نمیرہ سے چھین کر جتا کر کہتا تھا اور نمیرہ جلتی رہ جاتی تھی۔۔
"وہ منزہ کے بھتیجے کی سالگرہ ہے وہاں گئی ہے۔۔"
تائی جان بتا کر کچن میں چلی گئیں۔ جبران چینج کر کے باہر اسی کے
پاس آ بیٹھا۔
وہ اس کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔

اور زیادہ تران دونوں کی باتیں عفیرہ کے گرد ہی گھومتی تھیں۔

•••••••••••••

نمیرہ سفیر ایک خوابوں میں جینے والی لڑکی تھی جیسا کہ اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔۔اور اس کے خواب بھی اسی فیصد لڑکیوں کی طرح ہی تھے۔۔

ایک امیر و کبیر انتہائی خوبصورت لڑکا۔۔جو اس کا دیوانہ ہو جائے اتنا کہ شادی کر کے ہی دم لے۔۔

ذہین، کامیاب، ویل ڈریسڈ اور ویل پرسنالٹی کے ساتھ ساتھ ویل آف بھی۔۔اف۔۔۔!!

یعنی سب کچھ ایک ساتھ چاہیئے تھا اسے۔۔

نمیرہ خوبصورت تھی مگر وہ خود کو نہایت حسین سمجھتی تھی اور سمجھنے کا کیا ہے۔۔

شاید سب کو ہی اپنا آپ حسین ہی لگتا ہے مگر اس کو تو بہت زیادہ) (لگتا تھا

نمیرہ کا رنگ باقی دونوں بہنوں کی نسبت پیارا تھا،ان دونوں کی گندمی رنگت تھی اور نمیرہ سفید شفاف رنگت کی مالک تھی۔۔

ان دونوں کے بال گھونگھریالے سیاہ اور بہت لمبے تھے اور نمیرہ کے بال براؤن، بالکل سیدھے اور کندھوں سے بس کچھ ہی نیچے تھے۔۔

نقش ان تینوں بہنوں کے تقریباً ایک جیسے تھے۔۔

بادامی آنکھیں، نا چھوٹی نا بہت بڑی۔۔پتلی چھوٹی سی ناک اور تراشیدہ خوبصورت لب۔۔

عفیرہ اور عبیرہ کی قد بہت آئیڈیل تھی۔وہ دراز قد تھیں جبکہ نمیرہ درمیانے قد کی لڑکی تھی۔۔

عفیرہ اور نمیرہ تو بہت سمارٹ سی تھیں مگر چھوٹی عبیرہ فربہ مائل تھی۔۔

بس یہ فرق تھا ان تینوں میں۔۔

مگر نمیرہ کو لگتا تھا کہ صرف وہی پرفیکٹ ہے۔وہ حسین ہے اور بے حد حسین ہے۔۔اتنی کہ کوئی بھی امیر زادہ ان کے درمیان کلاس کا فرق بھلائے شادی کرنے کو تیار ہو جائے گا۔۔

اور نمیرہ میں ایک خامی یہ بھی تھی کہ وہ بے حد منہ پھٹ تھی اور اپنی یہ خامی اس کو بالکل بری نہیں لگتی تھی کیونکہ کچھ لوگوں کا ماننا ہوتا ہے منہ پھٹ انسان دل کا سچا ہوتا ہے۔وہ بھی اسی زعم میں اپنی خامی کو خاصیت بنا کر جیتی تھی۔۔

مگر بقول عفیرہ کے اس کے خواب بس خواب ہی رہیں گے۔۔

نمیرہ کو یقین تھا کہ جلد اس کے خواب پورے ہوں گے اور حقیقت بن کر سامنے آئیں گے۔۔

"نمیرہ۔۔ کیا پھر سے خوابوں میں کھو گئی ہو۔۔"

عفیرہ اسے جانے کب سے پکار رہی تھی، اسے سوچ میں مبتلا دیکھ کر جھنجھوڑتے ہوئے ناگواری سے بولی تھی۔

تمہیں کیا تکلیف ہے میرے خوابوں سے۔۔" نمیرہ نے اسے گھورا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔

عفیرہ آپا۔۔ نمیرہ آپا۔۔۔ میرے پاس ایک فنٹاسٹک سی نیوز ہے۔" یزدان پرجوش سا آکر بولا اس کی آنکھیں خبر بتانے سے پہلے ہی چمک رہی تھیں۔۔

"یزدان کے بچے۔۔ چپ رہو۔۔ میں بتاؤں گی۔۔"

عبیرہ اس کے پیچھے چیختی ہوئی پہنچی اور اس کی شرٹ پکڑ کر اسے پیچھے دھکیلا۔۔

"تمیز کرو جاہل۔۔ایک سال بڑا ہوں تم سے۔۔" یزدان اس دھکے پر غصہ سے چیخا۔۔اور یہیں ان دونوں کی لڑائی پھر سے شروع ہو چکی تھی۔۔

جبکہ ان دونوں کے کان اس فنٹاسٹک نیوز کو سننے کے لیے منتظر ہی رہ گئے۔

"تمہیں کون عزت دے۔۔تم اور عزت۔۔دو بالکل الگ چیزیں ہو۔۔" عبیرہ ناک چڑھا کر بول رہی تھی۔۔

"مجھے تو عزت مل جاتی ہے پھر بھی۔۔تم جیسی موٹی کو کوئی دکھاوے کی بھی عزت نا دے۔۔"

وہ بھی دو بدو بول رہا تھا۔۔نمیرہ کا ضبط ختم ہوا۔

یہی لڑائی کرنی ہے تو دفع ہو جاؤ یہاں سے دونوں۔۔" نمیرہ" نے غصے سے دونوں کو گھور کر ٹوکا۔۔

"بند کرو ڈرامہ ہر وقت لڑائی کرتے ہو۔۔"

عفیرہ کو بھی بڑا ہونا یاد آگیا تھا۔۔گھرک کر کہا۔۔

"ایسا کرو ایک بندہ مجھے بتائے اور ایک عفیرہ کو۔۔"

یزدان کا اترا ہوا منہ دیکھ کر نمیرہ نے حل دیا۔۔جس پر ایک نئے سرے سے بحث شروع ہو گئی۔۔

میں عفیرہ آپا کو بتاؤں گا۔۔" یزدان پر جوش ہوا۔"

نہیں ان کو میں بتاؤں گی۔۔" عبیرہ پھر سے ٹوک گئی۔"

مقابلہ پھر سے شروع ہونے کو ہی تھا بس۔۔

دونوں کی ضد تھی وہ عفیرہ کو بات بتائیں گے۔

"بس کرو میں سمجھ گئی کیا بتانے والے ہو۔۔"

نمیرہ نے معنی خیزی سے عفیرہ کو دیکھ کر کہا، وہ دونوں چونکے جبکہ عفیرہ انجان بن گئی۔۔

دونوں کی ضد پر سمجھ تو وہ بھی گئی تھی۔۔

عفیرہ آپا کی شادی۔۔ ''ہاں اور وہ بھی اگست میں۔'' ان دونوں نے جلدی سے مل کر بتادیا۔۔

نمیرہ بھی خوش ہوئی۔۔

''مطلب آج تین تاریخ ہے اور ہمارے پاس دو ماہ بھی پورے نہیں۔۔'' نمیرہ نے حساب لگایا۔ عفیرہ اٹھ کر چلی گئی اور وہ تینوں سر جوڑے مل کر شادی کی پلاننگ کرنے لگے۔۔ بہت ارمان تھے ان لوگوں کے جو پورے ہونا باقی تھے۔۔

•••••••••••••••

شادی کی تیاریاں دونوں طرف سے عروج پر تھیں دونوں گھروں میں طوفان کا سا سماں تھا۔۔

"بابا آپ نے کہا تھا میرا B.A کمپلیٹ ہونے دیں گے ابھی تو تھرڈ ائیر کا رزلٹ نہیں آیا۔۔"

عفیرہ نے یہ شکایت نجانے کتنی مرتبہ گھر کے ہر فرد کے سامنے دہرائی تھی اور ہر بار اسے سمجھا بجھا کر چپ کروا دیا جاتا تھا۔۔

"نمیرہ پلیز میرا تو خیال کرو کوئی۔۔مجھے ابھی پڑھنا ہے شادی نہیں کرنی۔" نمیرہ اسے اپنی شاپنگ دکھانے لگی تو وہ بے اختیار رو پڑی۔۔ نمیرہ کو ترس آیا۔

"دادا جانی نے فیصلہ کر لیا ہے عفیرہ۔۔تم جانتی ہو وہ کچھ ٹھان لیں تو پیچھے نہیں ہٹتے۔۔"

اس نے پیار سے عفیرہ کو سمجھایا جو وہ ان سنی کیے روتی رہی۔۔

نمیرہ چڑ گئی۔

"سٹاپ کرائنگ عفیرہ۔۔ تمہارا اپنا قصور ہے، تم جانتی ہو ناں۔۔" نمیرہ نے غصے سے اسے گھورا۔ وہ رونا بھول کر حیرت سے نمیرہ کو تکنے لگی۔۔

"میرا قصور۔۔؟ پاگل ہو گئی ہو؟" صدمے سے پوچھا۔

"جی ہاں۔۔ یاد کرو پچھلے ماہ جبران بھائی کی بنک میں جاب ہونے پر تایا جان نے سب کو کھانے کی دعوت دی تھی۔۔ سب نے وہاں جبران بھائی کو مبارک دی اور تم مبارک تو ایک طرف ملی تک نہیں ان سے۔۔

"اس سب کا شادی سے کیا تعلق۔۔؟" عفیرہ نے اس کی بات کاٹ کر الجھے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔۔

ہے تعلق۔۔تب رات کے وقت جبران بھائی نے تم سے کیا کہا"

تھا یاد کرو۔۔" نمیرہ نے یاد دلایا۔۔

حد ہو گئی عفیرہ۔۔۔ایسی بھی کیا شرم۔۔ایک مبارک تو دے)

دیتیں مجھے، تمہاری اس بے وجہ شرم کا علاج اب مجھے خود کرنا

(پڑے گا۔۔

جبران کبیر کے یہ الفاظ یقیناً عفیرہ کو بھی یاد آ گئے تھے، تبھی وہ

روہانسی ہو گئی۔۔

"ہائے ان کی وجہ سے ہوا سب۔۔" وہ بے چین ہوئی۔۔

"جی ہاں۔۔۔تب سے دادا جانی کے پیچھے لگے ہیں کہ شادی کریں

میری۔۔اور پھر وہ شیطان کا چیلا میران ہے ناں۔۔اس نے

ہیلپ کی ان کی۔۔

جا کر دداجانی سے بولا ہہ جبران بھائی شادی کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اتنی جلدی ہے کہ عفیرہ سے نا کروائی تو کسی اور سے کر لیں گے۔۔

اور دداجانی یہ بات سن کر اتنے خوفزدہ ہوئے کہ جبران بھائی سے نا پوچھا نا بتایا، شادی کی تاریخ طے کر دی۔۔ان کے فیصلے سے اب کون انکار کرے۔۔"

نمیرہ نے من و عن تفصیل سنا کر اپنے ڈریسز شاپر میں ٹھونسے اور اٹھ کر الماری میں رکھ دیئے۔

"میران کے بچے کو تو میں پوچھ ہی لوں گی۔۔ ہر جگہ شیطان بنا پھرتا ہے۔" عفیرہ کو غصہ آیا۔

میران جو اسی وقت کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔اس کی بات پر یکدم شوخی سے مسکرایا۔

میران کا بچہ جب دنیا میں آئے گا تو پوچھ لینا، آخر تائی جان کا اتنا"
تو حق بنتا ہی ہے۔۔" وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا تو
عفیرہ نے جواباً کشن اٹھا کر اسے دے مارا جسے کیچ کر کے اس نے
قہقہہ لگایا۔

شٹ اپ سٹوپڈ، تمہارے بچوں کا میں نے قیمہ نا بنایا تو میرا نام"
بدل دینا۔۔" عفیرہ غصے میں تھی۔

"خیال کرنا ان کی ماں تمہارا قیمہ بنا دے گی۔۔"

وہ مسلسل عفیرہ کو چڑا رہا تھا اور وہ غصے سے کشن اٹھا اٹھا کر اسے
مارتی جا رہی تھی۔۔

پر لگا ایک بار بھی نہیں تھا، وہ ہر بار خود کو بچا گیا۔ نمیرہ کو اپنی بہن
پر افسوس ہوا۔

پاگل کو چڑانا بھی نہیں آتا۔ وہ تاسف سے سر ہلا گئی۔

میر و تم کوئی پہلوان بیوی لانے کا پلان کیئے بیٹھے ہو؟؟" نمیرہ نے ازحد معصومیت سے سوال کیا جو اس کی توقع کے مطابق میران کو آگ ہی لگا گیا۔

شٹ اپ نان سینس، ایڈیٹ، سٹوپڈ۔۔۔" وہ بلاتوقف" نمیرہ کی عزت افزائی کرنے لگا، پر پرواہ کسے تھی۔۔ عفیرہ بھی اب مزے لے رہی تھی۔۔

تم نے خود کہا تھا قیمہ بنائے گی۔۔" نمیرہ نے غصے سے اس کی" بات لوٹائی۔۔

ٹھیک کہا تھا۔۔ عفیرہ کو چھوڑو، وہ تمہارا قیمہ ضرور کرے گی۔۔"

"میں اسے کہوں گا۔۔

وہ جل جل کر راکھ ہو رہا تھا۔

"یعنی پہلوان نہیں۔۔ قصائن ہو گی۔۔۔"

نمیرہ نے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر مسکراہٹ دبائی۔۔ جانے اسے جلا کر نمیرہ کو کیوں اتنا سکون ملتا تھا۔۔

"تم میرا موڈ ہمیشہ خراب کر دیتی ہو۔۔ بہت منحوس ہو میرے لیے تم۔۔" وہ غصہ ضبط کرنے کی ناکام کوشش میں لگا ہوا تھا۔۔ نمیرہ کو تو نہیں البتہ عفیرہ کو اس پر ترس آگیا تھا۔

"بس کرو نمیرہ۔۔۔ تم جاؤ میرے بھائی کے لیے چائے بنا کر لاؤ۔" عفیرہ نے بہن کو ٹوک کر کہا۔

"پہلے ہی اتنی گرمی چڑھی ہوئی ہے جناب کو، الٹا تم چائے لانے کا کہہ رہی ہو۔۔ کچھ ٹھنڈا ہونا چاہیئے جو اس نواب کو سکون دے۔۔" نمیرہ نے اسے سنوایا تھا۔

"شکریہ۔۔بس مجھے چائے لا دو۔۔" وہ غصہ ضبط کر چکا تھا۔ نارمل لہجے میں بولا۔۔اور بولا کیا بس حکم ہی دیا تھا جو نمیرہ کو آگ لگا گیا تھا۔۔

"زہر نا لادوں۔۔؟" وہ جل کر بولی۔اس کا پُرسکون ہونا تو چڑا دیتا تھا نمیرہ کو۔۔

"دفع ہو جاؤ۔۔خدا کرے تمہیں موٹا،ڈھیٹ اور بے حد نکما شوہر ملے۔۔" وہ جاہل عورتوں کی طرح بد دعائیں دینے لگا۔

نمیرہ کا معصوم دل ایسی باتوں پر ہر بار کی طرح سہم گیا۔۔

"اور خدا کرے تمہیں موٹی کالی بد سلیقہ،الو کی پٹھی اور بد زبان بیوی ملے۔۔" نمیرہ نے منہ پھٹ انداز میں اسے گالیوں سے نوازا اور پیر پٹختے ہوئے باہر نکل گئی۔۔

جیسا کہ نمیرہ نہایت ہی بدزبان لڑکی تھی۔۔اور یہ خامی وہ باقی سب کے سامنے نہایت صفائی سے چھپا سکتی تھی۔۔

میران اس کی بددعا پر پیچھے قہقہے لگا رہا تھا۔۔وہ بھی ڈھیٹ تھا، اس پر یہ بددعائیں اثراانداز نہیں ہوتی تھیں۔

•••••••••••••

چند دنوں میں گھر پورا اجنجال پورہ بن چکا تھا، نمیرہ کی چار پھوپھیاں تھیں۔۔بڑی کوہاٹ سے،دوسری جہلم اور تیسری پھوپھی امریکہ سے آچکی تھیں۔۔چوتھی پھوپھو تو رہتی ہی ان کے گھر کے قریبی محلہ میں تھیں۔۔

سب کی سب بمعہ اہل وعیال شادی کے لیے سازوسامان سمیت آچکی تھیں۔۔سفیر صاحب سب سے چھوٹے بھائی تھے اسی لیے

خصوصی طور پر سب نے ان کے گھر کی پہلی خوشی میں حصہ ڈالا تھا۔

پھوپھیوں نے آتے ہی گھر بانٹ لیے۔۔دو تایا کے پاس اور دو نمیرہ لوگوں کے ہاں۔۔صفوان کبیر بہت مصروف تھا اور جبران کبیر تو آج کل آسمان پر رہنے لگا تھا، خوشی سے اس کے پاؤں زمین پر ہی نہیں ٹک نہیں رہے تھے۔۔

اور رہا میران کبیر تو وہ مہمانوں کی اس ناانصاف تقسیم پر ابھی تک صدمے میں تھا۔۔زیادہ تر چھوٹے بچوں والے سب لوگ ان کے ہاں تھے، انتارش، شور شرابا، چیخنا چلانا اور بچوں کی ریں ریں سے دن میں جانے کتنے نادیدہ ہارٹ اٹیکس میران کبیر کو ہو چکے تھے۔۔

جس کے نتیجہ میں وہ اپنا بیمار لاغر وجود لیے اپنے چچا کے گھر آن پہنچتا تھا کیونکہ ان کے گھر قدرے سکون تھا، بیٹی والا گھر تھا زیادہ میوزک ناچ گانے کا شور نہیں تھا۔۔

ہلا گلا کبیر صاحب کے گھر کیا جارہا تھا۔۔ہاں سفیر صاحب کے گھر رہنے والے مہمانوں کے چند بچوں نے یزدان سفیر کا سر گھما دیا تھا۔۔

امریکہ والی پھپھو پورے آٹھ سال بعد پاکستان آئی تھیں، ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔

بیٹی جس کا نام سنیعہ تھا، اتنی باتونی تھی کہ دو دن میں ان سب کو پورا امریکہ نامہ رٹوا دیا تھا۔اس وقت بھی سب کے گھیرے میں بیٹھی وہ امریکی بلی ایکسائیٹڈ سی بولتی جارہی تھی۔۔

اوہ اتنے فنکشنز۔۔؟ واؤ انجوائے کریں گے۔۔ وہاں تو بس"
گروم فادر کے پاس جار کتا ہے، برائڈ اپنے فادر کا یا گارڈئین کا
ہاتھ تھام کر وہاں آتی ہے۔ سب کلاس کی صورت بیٹھے ہوتے
ہیں۔۔
میرج ہوتی ہے اور ڈاٹ۔۔" وہ منہ بنا بنا کر امریکی لب و لہجے
میں بول رہی تھی۔۔
"ڈونٹ وری سسٹر۔۔ یہاں تین چار دن تک کو مارہے گا۔۔
مایوں، مہندی، ابٹن، رخصتی، ولیمہ اور پھر سب کو ادھ موا کر کے
ڈاٹ ہو گا۔۔"
یزدان تھکن زدہ سا بولا۔۔ وہ ابھی مارکیٹ سے دھکے کھا کر آرہا
تھا۔۔ سب اس کی بات پر ہنسنے لگے۔۔

سب شادی کی تیاریوں کو لے کر باتیں کر رہے تھے مگر سنیعہ ان کو اپنی کہانیاں سنانے میں مصروف تھی۔۔

"یہ میران کبیر کیا کرتا ہے ویسے؟" اچانک ہی وہ میران کے بارے میں پوچھنے لگی۔۔

جمائیاں لیتی نمیرہ نے ٹھٹک کر اسے دیکھا۔

"سٹوڈنٹ ہے فورتھ ائیر کا۔۔کیوں؟" نمیرہ نے شکی نظروں سے اسے دیکھا۔کچھ تو گڑبڑ تھی۔۔

سنیعہ کا سب کو چھوڑ کر میران کے بارے میں پوچھنا نمیرہ کی سستی کو رفع دفع کر چکا تھا۔

"نتھنگ جسٹ۔۔ویسے کافی ہینڈسم ہے میران کبیر۔۔"

نمیرہ کا شک سہی نکلا تھا، سنیعہ کافی فدا ہوتی نظروں سے میران کو دیکھ رہی تھی۔۔ نمیرہ نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

میران ہنس ہنس کر یزدان سے کچھ بول رہا تھا، وہ پیارا تو واقعی تھا تو کیا سنیعہ اس سے۔۔ نمیرہ نے سوچوں کو جھٹکا اور اٹھ کر عفیرہ کے پاس چلی گئی۔۔

•••••••••••••

عفیرہ یار تمہاری شادی میری جان لے لے گی، میرا دل پھٹے گا" کسی دن ان ہنگاموں سے۔۔" میران آج پھر منہ بگاڑے ان کے سر پر سوار تھا۔۔

"تم نے ہی یہ سب رولا ڈال دیا، سکون ملا اب۔۔"

عفیرہ بھی جل کر بولی تھی، وہ ہنس پڑا۔

"کیا بات ہے شادی نہیں کرنی تھی کیا کبھی۔۔"

سکون سے بالوں کو سنوار کر بولتا وہ نمیرہ کو زہر لگا تھا۔

"میں جب بھی عفیرہ کے ساتھ اکیلے وقت گزارنا چاہوں، تم کیوں ٹپک پڑتے ہو۔۔ میری بہن رخصت ہونے والی ہے۔ کچھ دن بعد ویسے بھی تم نے اس کے سر پر سوار ہی رہنا ہے، ابھی تو اسے بخش دو۔۔

"تمہیں اپنے گھر میں سکون نہیں ملتا کیا۔۔

نمیرہ نے غصے سے کہتے ہوئے اسی کا طعنہ لوٹایا۔۔ وہ نہایت سکون سے نمیرہ کو اگنور کر گیا۔۔

"یار کزن ہمارا گھر منڈی بنا ہوا ہے۔۔ تمہارے گھر میں، تمہارے کمرے میں کچھ سکون ہے، تم کون سا مایوں میں بیٹھی ہو۔۔ میرا آنا برا لگتا ہے کیا؟؟"

وہ عفیرہ سے بولتا کافی بے چاری شکل بنا گیا تھا۔۔ نمیرہ کو بھی ترس آ گیا۔

"برا لگے تب بھی تم نے کون سا چلے جانا ہے۔اب آ ہی گئے ہو تو بیٹھ جاؤ۔۔" وہ احسان جتا کر بولی۔

"تھینک یو لو گو دل بڑا تھا تو نہیں پر کر ہی لیا۔۔"

وہ دل جلانے سے باز نہیں آیا تھا۔

"اب ہمارا دماغ مت جلاؤ اور صرف ایک گھنٹے تک یہاں رکنا۔۔" نمیرہ نے اسے وارننگ دی۔

"ایک گھنٹہ کیوں؟" وہ غصہ ہوا۔

"کیونکہ اس سے زیادہ میری برداشت نہیں ہے۔۔" نمیرہ نے بے نیازی سے اسے جتایا۔

مرو تم۔۔ جہنم میں جاؤ۔۔ خدا کرے کمرہ بدر ہو جاؤ۔ "میران"
کی بڑبڑاہٹیں عروج پر تھیں۔

مگر نمیرہ نے جیسے کان بند کر لیے تھے۔

یہ میرا مہندی کا ڈریس ہے۔پیارا ہے ناں؟"

امی جان لے کر ہی نہیں دے رہی تھیں۔

کہہ رہی تھیں ایک تو لہنگا ہے اوپر سے اتنا مہنگا اور بھرا ہوا۔۔ کوئی
"سمپل سے کپڑے لو مہندی کے لیے۔۔

نمیرہ نے لائٹ لیمن کلر کا لہنگا بہن کے سامنے پھیلایا جس پر سلور
نگینے لگے ہوئے تھے۔۔

گلے اور لہنگے کے بارڈر پر بھاری کام تھا

"بہت پیارا ہے نمیرہ۔۔ واقعی کافی ہیوی لگ رہا ہے۔۔"

عفیرہ نے ہچکچا کر ماں والی بات کی مگر نمیرہ کے گھورنے پر خاموش ہو گئی۔

"تم تو پاگل ہو سچ میں! آج کل ایسے ڈریسز کا فیشن ہے اور ویسے بھی گھر کی پہلی شادی ہے میں اپنے سارے ارمان نکالوں گی۔۔"

وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔

"اور تمہارے ارمان بہت مہنگے ہیں۔" عفیرہ کی بات پر وہ خفت زدہ ہو گئی۔

"شادی کے بعد مرنے کا ارادہ ہے جو اپنے ارمان پورے کر رہی ہو۔۔" میران کبیر موجود ہو اور اس کی زبان پر کھجلی نہ ہو؟ نا ممکن! ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔

"اف کبھی تو اچھا بول لیا کرو، مرے تمہاری بیوی، میں کیوں مروں۔۔" نمیرہ اس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔

ایسا تو مت بولو ظالم لڑکی۔۔" وہ تو تڑپ ہی اٹھا تھا۔"

نمیرہ کو اس کی بات سن کر جیسے آگ ہی لگ گئی۔

"میں مروں تو خیر ہے؟ تمہاری بیوی کا صرف کہہ دیا تو میں ظالم ہو گئی؟ واہ۔۔ تمہاری بیوی آسمان سے اتری ہے کیا۔۔" نمیرہ نے دانت پیسے۔

"آہاں۔۔اب سمجھا وہ کیا بات ہے جو تمہیں جلاتی ہے۔۔" وہ خاصے پُرجوش لہجے میں بولا۔

جو کبھی سر درد کا کہہ چکا تھا، وہ بھی بھول گیا۔

"نکلو میرے کمرے سے۔۔ابھی اور اسی وقت۔۔"

نمیرہ چیخ کر بولی تو عفیرہ بے بسی سے کبھی بھڑکی ہوئی نمیرہ کو تو کبھی شرارت سے مسکراتے میران کو دیکھنے لگی۔

اوکے ایک بات تو بتاؤ! میں نے نوٹس کیا ہے سنیعہ ہر وقت ”
مجھے گھور رہی ہوتی ہے، میں کیا سمجھوں؟“ میران نے اچانک
سنجیدگی سے کہا تو عفیرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

ہاں البتہ نمیرہ نارمل ہی رہی جیسے انتظار تھا کہ کب وہ یہ بات کہے
گا۔۔

شی لوز یو۔۔می بی۔۔“ نمیرہ نے آنکھیں پٹپٹا کر اسے اطلاع ”
دی تھی۔

واٹ؟“ وہ اچھلا۔”

سچ میں۔۔؟“ عفیرہ خوش ہو کر بولی تو نمیرہ نے اثبات میں سر ”
ہلایا۔

“ویسے لڑکی اتنی بری نہیں ہے۔۔کیا کہتی ہو کزن؟”

وہ اچانک شوخی سے بولا تو نمیرہ نے غور سے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

"امپاسبل۔۔کہاں وہ نازک سی گڑیا اور کہاں تم غضب ناک بیل۔۔اوہ! کم آن۔۔"۔وہ حیرت سے نمیرہ کی بات سن رہا تھا اور نمیرہ کا (غضب ناک) کہنا ہی غضب ہو گیا تھا۔

"اور تم۔۔؟ تم نے خود کو کبھی دیکھا ہے پھوہڑ، سڑیل اور نہایت جاہل قسم کی لڑکی ہو۔۔"وہ نان سٹاپ نمیرہ کی عزت افزائی کرتا پیر پٹخ کر باہر نکل گیا۔

"مذاق کی حد ہوتی ہے نمیرہ۔" عفیرہ نے تاسف سے اسے دیکھا اور سر پکڑ لیا۔ نمیرہ خاموش رہی۔۔

سچ تو یہ تھا کہ اسے بھی میران کا موڈ خراب کر دینے پر پچھتاوا ہونے لگا۔ کم از کم ان دنوں تو تنگ نہ کرتی! اس کا بھی موڈ آف ہو گیا۔ وہ منہ بنا کر ایک طرف ہو بیٹھی۔

!عفیرہ خاموشی سے پھیلا ہوا سامان سمیٹنے لگی۔۔۔

•••••••••••••••

اس وقت وہ ساری لڑکیاں تایا جانی کے روم میں بیٹھی ساڑھیاں پسند کر رہی تھیں جو دادا جانی کی طرف سے سب کو دی جا رہی تھیں۔

نمیرہ کی نظر چاکلیٹ کلر کی ساڑھی پر پڑی، پلین سلک کی وہ ساڑھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

ساڑھیاں تو ساری اچھی تھیں پر وہ بہت خوبصورت تھی۔

نمیرہ اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھتی اپنے لیے ڈن کر گئی۔اس ساڑھی کا کریم کلر کا بلاؤز تھا جس کے گلے اور بازوؤں پر چاکلیٹی نگ جڑے تھے۔

"سنیعہ کیا ہوا ساڑھی نہیں پسند آرہی؟"

نمیرہ نے نا سمجھی سے یہاں وہاں دیکھتی سنیعہ سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

یہ سب اچھی ہیں، سمجھ ہی نہیں آرہا کون سی پسند کروں۔۔"""

وہ اٹھ کر نمیرہ کے ساتھ آبیٹھی۔

تم نے پسند کرلی؟" اس نے نمیرہ سے پوچھا۔"

وہ اثبات میں سر ہلا کر اپنی ساڑھی اس کے سامنے کر گئی۔

"واؤ۔۔اٹس یونیک اینڈ بیوٹیفل۔۔ نمیرہ تم پلیز یہ مجھے دے دو۔۔ تم کوئی اور پسند کرلو۔۔" وہ یکدم نمیرہ کی پسند کی ہوئی ساڑھی مانگ گئی۔

نمیرہ بری پھنسی تھی۔ناانکار کر سکی نادینے کا دل تھا۔اس نے تیزی سے سامنے پڑی ساڑھیوں پر نظر دوڑائی۔۔

"یہ کلر میران کو ناپسند ہے بہت۔۔ایسا کرو وہ جو سامنے لائٹ پرپل کلر کی ساڑھی پڑی ہے۔وہ جلدی سے اٹھالو۔۔ایگزیٹ یہی کلر پسند ہے اس کو۔۔"

صد شکر بروقت نمیرہ کو آئیڈیا آگیا۔اس کی قسمت اچھی تھی کہ سنیعہ نے صبح ہی اپنے اس راز سے نمیرہ کو آگاہ کیا تھا کہ وہ خاندان کا سب سے منفرد لڑکا،میران کبیر۔۔اسے بہت اچھا لگ گیا تھا۔

اس نے نمیرہ سے میران کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کی تھی۔ نمیرہ نہیں جانتی تھی میران کو لڑکیوں کے ساتھ کونسا رنگ اچھا لگتا ہے۔۔

اسے تو بس اپنی ساڑھی بچانی تھی سو اس نے بچا لی اور چپ چاپ وہاں سے ساڑھی لے کر کھسک گئی۔

گھر سے نکلتے ہوئے گیٹ سے اندر آتے میران سے اس کا ٹکراؤ ہوا تو وہ بے ساختہ رک گئی۔۔

"میران ایک بات تو بتاؤ۔۔" نمیرہ نے اسے روکا۔

"کیا؟ اب پھر میرا دماغ مت جلانا۔۔" اس نے رک کر پہلے سے وارن کیا تھا۔

"نہیں نہیں ! یہ بتاؤ تمہیں اپنی آئیڈیل لڑکی کے لیے کونسا رنگ اچھا لگتا ہے ؟" میران نے پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔

"تمہیں اس سے مطلب ؟" وہ اسے گھور کر بولا۔

"ایکچوئیلی میں نے سنیعہ کو پرپل ساڑھی دی ہے کہ تمہیں یہ کلر پسند ہے۔۔ تو پلیز جب وہ پہنے تو اس کی تعریف کر۔دینا۔۔"

نمیرہ جلدی سے بات ختم کر کے باہر نکل گئی۔

مگر اگلے ہی لمحے میران دیوار پر چڑھ کر اس کی اچھی خاصی خاطر تواضع کر رہا تھا۔

"نمیرہ کی بچی۔۔۔بے حیا۔۔دھوکے باز۔۔ایڈیٹ۔۔سٹوپڈ۔۔ نان سینس۔۔چاپلوس عورت۔۔شرم نہیں آتی جھوٹ بولتے ہوئے۔۔کسی معصوم کو خوامخواہ خواب دکھانے کی کیا ضرورت

ہے؟ تم جیسی مطلب پرست۔۔خود غرض۔۔ڈھیٹ۔۔مکار اور عیار عورت کو موٹا، کالا، سڑے ہوئے بینگن کے منہ والا "ہزبینڈ کے طور پر جچے گا ان شاءاللہ۔۔۔آمین۔۔

وہ سانس لیے بغیر بولتا چلا گیا تھا۔ نمیرہ کو صدمہ لگا۔ ناجانے نیا کے ہزبینڈ سے اسے کیا پرخاش تھی جو ہر بار ایسی ہی بکواس کر کے اس کا دل دہلا دیتا تھا۔

اور تمہیں خدا کرے، کانی، بھینگی اور گلی سڑی توری کی طرح" بیوی ملے۔۔" اسے نیچے اترتا دیکھ کر نمیرہ نے جلدی سے بدلہ اتارا اور توقع کے عین مطابق رزلٹ نکلا تھا۔

واٹ؟"کب کا غائب ہوا سر پھر سے نمودار ہوا۔ نمیرہ نے اس" کے سامنے زور سے آمین کہا اور اندر آگئی۔۔

•••••••••••••••

آج مہندی تھی اور ہر طرف مہمانوں کا خاص طور پر لڑکیوں کا شور پھیلا ہوا تھا۔

ہر ایک جلد از جلد تیار ہونے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ پرسکون ہو کر بیٹھ سکے اور اس سارے شور شرابے اور عروج پر پہنچی تیاریوں کو خاموشی سے دیکھتی عفیرہ آج کافی اداس سی لگ رہی تھی۔

لائٹ یلو کلر فراک میں اس کی گندمی رنگت بہت کھل رہی تھی۔

ایک پل کو تو نمیرہ بھی اپنی تیاری بھولے یک ٹک اسے دیکھنے لگی تھی۔

اداس تو وہ بھی بہت تھی کیونکہ ان دونوں کی بہت بنتی تھی مگر کیا کر سکتی تھی، شادی تو ہونی تھی۔

"عبیرہ۔۔ پاگل انسان میں نے بکواس کی تھی ناں کل سب ایک ساتھ ساڑھی پہنیں گے۔۔"

عبیرہ کو ساڑھی پہنے دیکھ کر نمیرہ کو غصہ آیا۔

تو پہن لینا۔۔ تم سب کل پہننا مگر میں نے تو آج پہن لی ہے۔"

"ویسے بھی مجھے منفرد ہونا پسند ہے۔

وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی خود کو میک اپ کرنے لگی۔ نمیرہ اس کی بڑبڑاہٹ پر بڑبڑاتے ہوئے سر جھٹک کر باہر نکل گئی، اس کی تیاری بس ہو چکی تھی۔

سنیں یار نمیرہ آپا۔۔ایک ہی بھائی ہوں آپ لوگوں کا۔۔ مجھ پر ترس کھائیں۔۔" مردوں کے ساتھ کام کرواتے یزدان کی نظر نمیرہ پر پڑی تو رونی صورت بنا کر بولا۔ وہ ہنسی دبا کر اسے دیکھنے لگی۔

یزدان۔۔ بس تم یہ کرسیاں سیٹ کر دو لان میں۔۔"

میں ابھی آتا ہوں۔۔" سفیر صاحب کوئی کال سن کر آئے تو کافی پریشان نظر آرہے تھے۔

یزدان نے ہاتھ میں پکڑی کرسی زمین پر پٹخ کر غصے سے نمیرہ کو دیکھا۔

"اتنی تیار ہو کر آگئی ہیں، میرا دل جلانے۔۔۔میں نے آج کُرتا پہننا تھا جو ابھی تک ٹیلر کے پاس پڑا ہے۔۔

ٹائم ہونے والا ہے اور مجھے ابھی بہت کام کرنے ہیں، میں کیسے سب سنبھالوں گا۔۔" وہ رونے والا ہو گیا۔

نمیرہ کو اس پر ترس آیا، ویسے بھی وہ اس کی کمزوری تھا۔ذرا سا منہ بنا دیتا تو نمیرہ کی جان پر بن آتی تھی۔

"ایسا کرو یہ کرسیاں میں سیٹ کر لیتی ہوں۔۔ تم جا کر اپنی تیاری کرو اور ہاں۔۔۔" نمیرہ نے اس کے سامنے سے کرسی اٹھالی۔

وہ خوش ہو کر جانے لگا جب اس نے روکا۔

"پلیز میرے لیے بازار سے گجرے بھی لیتے آنا پلیز پیارے بھائی۔۔" نمیرہ نے منت کی۔

"آپا بابا کی گاڑی نہیں کھڑی۔۔ مجھے اپنی بائیک پر جانا پڑے گا اور میں بائیک تیز بھی نہیں چلا سکتا۔۔ لیٹ ہو جاؤں گا۔۔" اس نے منہ بسورا۔

"او۔کے میں کسی اور سے کہہ دیتی ہوں۔۔ تم جاؤ۔۔"

نمیرہ نے اس کی مشکل آسان کی۔۔

"خیر کوئی نہ مانے تو مجھے کال کر دینا، خود ہی لانے کی کوشش کروں گا۔۔" وہ نیا کو ہدایت دیتا چلا گیا۔۔

نمیرہ نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"تم جاؤ یار! ہم لڑکے کر رہے ہیں ناں یہ کام۔۔" سنیعہ کے بھائی ابوہریرہ نے آکر نمیرہ کو روک دیا۔

اس نے بھی موقع غنیمت جانا اور سیدھی تایا کے گھر پہنچ گئی۔۔

"صفوان بھائی آپ کا بازار چکر لگے گا کیا؟ مجھے کام ہے؟" نمیرہ نے صفوان کبیر سے جا کر پوچھا۔ان کا سارا وقت بازار کے چکر لگاتے گزرتا تھا۔

"اوہو! میں تو ابھی بازار سے آیا ہوں ڈئیر۔۔ایسا کرو میران سے ابھی امی کچھ منگوانے کا کہہ رہی تھیں،اس سے پوچھو اس کا شاید چکر لگے۔۔"

جواب دیتے ہوئے انہوں نے نمیرہ کا منہ اترا دیکھ کر جلدی سے مشورہ دیا۔ نمیرہ نے گہرا سانس بھرا۔

ایک بار پھر اسے میران سے کام پڑ گیا تھا۔ وہ میران کے کمرے میں پہنچی۔ وہ اپنے کپڑے استری کرنے میں مصروف تھا۔ وہ گلا کھنکار کر کمرے میں داخل ہوئی۔

میران چونک کر پلٹا اور اسے دیکھ کر ٹھٹک گیا۔

اوہ مائی گاڈ۔۔ لوگوں کی آج تو سج دھج ہی نرالی ہے۔۔" اس نے" آنکھیں پوری سے زیادہ کھول لیں۔

کیا ہوا بھئی۔۔ تمہارا اپنا ارادہ تو نہیں رخصت ہونے کا؟" اس" نے شوخی سے کہا۔

نمیرہ نے اس کی بکواس پر بمشکل ضبط کیا کیونکہ وہ خاندان میں کالی زبان مشہور تھا۔

جسٹ سٹاپ اٹ! پلیز میرا ایک کام کر دو۔۔" نمیرہ نے" بڑی التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"فرماؤ جناب آج تو ایک نہیں بلکہ سو کام بتاؤ۔۔"

اس کا موڈ آج ضرورت سے زیادہ ہی خوش گوار تھا۔

بازار کا چکر لگے گا؟" نمیرہ نے بھی فائدہ اٹھانا مناسب سمجھا۔"

کیوں۔۔؟" اس نے حیرت سے پوچھا تو نمیرہ فوراً سیدھی"

ہوئی اور معصوم صورت بنالی۔

مجھے گجرے لادو۔۔" نمیرہ نے درخواست کی مگر اس کو امید"

نہیں تھی اس کا کام ہو گا کیوں کہ وہ کم ہی ایسے کام کرتا تھا۔

"بھول جاؤ۔۔ تمہارا تو دماغ بالکل ہی خراب ہے۔۔"

پل بھر میں اس کا موڈ ناخوش گوار ہوا تھا اور عین اسی کی امید تھی

نمیرہ کو اس سے۔۔۔

"پلیز لادو ناں میران۔۔دیکھو سب کے پاس ہیں پر صرف
میرے پاس نہیں ہیں اور تم جانتے ہو ناں مجھے گجرے کتنے پسند
ہیں۔۔لانے والا کوئی نہیں۔۔"

نمیرہ نے منت بھرے انداز میں کہا۔

"جاؤ یار یہاں سے۔۔تمہیں ہر فضول چیز پسند ہے اور ویسے بھی
ہم دولہے والے ہیں اور میں تو خاص طور پر دلہن والوں کے کسی
ایک بھی بندے کے لیے ایک سوئی بھی لانا پسند نہ کروں۔۔"

وہ بڑی لاپرواہی سے بولا۔نمیرہ نے دانت پیسے۔۔

"میران تمہاری چچی نے تم سے کوئی کام کہا تھا؟"

اسی وقت میران کی ماں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

اس نے تائی جان کی بات پر خوش ہو کر میران کو دیکھا۔۔

ظاہر ہے جب اس کی ماں کا کام کرے گا تو نمیرہ کا کیوں نہیں۔

میرا مطلب ہے سارے دلہن والے تو نہیں۔۔ صرف تم" لڑکیاں۔۔یو نو واٹ تم لڑکیاں بھی اگر دلہن کی چچیاں ہوتی تو۔۔۔

"اوہ گاڈ چچی نے مجھ سے دودھ لانے کو کہا تھا۔۔

بات کرتے کرتے اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

جسٹ گو ٹو ہیل میرو۔۔" نمیرہ پیچھے سے چیخی اور یزدان کا" نمبر ملانے لگی۔۔

اب وہی بچا تھا جو گجرے لا سکتا تھا۔۔

"نمیرہ کی بات سن کر اس نے "اوکے ڈونٹ وری کہہ کر اس کو ریلیکس کر دیا تھا۔

•••••••••••••••

ددا جانی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟"

"پلیز مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔م۔۔۔میرا نکاح۔۔۔

بابا جان اور ددا جانی کی بات سن کر نمیرہ حقیقتاً سکتے میں آ گئی تھی۔

پلیز نمیرہ بیٹا سمجھ دار بچی ہو۔۔مجھے اتنی بے وقوفی کی امید نہیں تھی تم سے۔۔" نمیرہ کی بات کا جواب سفیر صاحب نے دیا تو اس کو رونا ہی آ گیا۔

اس میں سمجھ نہ آنے والی کیا بات ہے؟ سب واضح کر دیا ہے۔۔" اب ہاں کر و یا انکار کرو۔۔" ددا جانی نے محبت سے نمیرہ کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کو قدرے تسلی ہوئی۔

یعنی انکار کی کی ڈوری ابھی اس کے ہاتھ تھی۔

ہاں ہی کرے گی ابا جان۔۔آپ کیا جواب لینے بیٹھ گئے ہیں۔۔"
ہماری بیٹی اب ہمارے فیصلے سے انکار کرے گی کیا۔۔"اس سے
پہلے کہ نمیرہ مناسب الفاظ میں انکار کرتی بابا ہمیشہ کی طرح خود
بول پڑے۔

بولے ہی نہیں بلکہ۔۔ایک جملے میں ہی اس کے اعتراضات کا گلا
گھونٹ دیا تھا۔

نمیرہ نے بے چارگی سے بابا کی طرف دیکھا۔

"آج تو عفیرہ کی مہندی ہے اور آپ لوگوں کو میرے نکاح کی
پڑی ہے۔۔" نمیرہ نے روتے ہوئے بابا جان سے کہا۔اب
عفیرہ کے رونے کی بھی سمجھ آ رہی تھی۔

"بیٹا پلیز میری بات مان جاؤ۔۔ریکوئسٹ ہے میری تم سے۔۔"
دیکھو میں تمہاری جگہ عبیرہ بھی دینے کو تیار تھا مگر انہوں نے

اسپیشلی۔۔بلکہ بڑی منت سے تمہارا ہی رشتہ مانگا ہے۔۔" باپ کی بے بسی سے دی گئی وضاحت پر نمیرہ نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔

وہ خوش ہو کر مریم بیگم کی طرف مڑے۔

"اسے کوئی اور دوپٹہ پہنائیں۔۔مولوی صاحب بس آتے ہی ہوں گے۔۔" ان کی تاکید پر مریم بیگم نے اثبات میں سر ہلا کر نمیرہ کو دیکھا۔یلو بھرے ہوئے لہنگا پر وہ بالکل سمپل جالی والا دوپٹہ پہن کر بیٹھی تھی۔

"اللہ نے تمہارا نصیب ایسے ہی لکھا تھا نمیرہ۔۔اور یقین کرو ہمارے فیصلے کی درستگی کا جلد تمہیں احساس ہو گا۔۔" دادا جانی نے نمیرہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بابا کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے۔

نمیرہ کو میران پر بہت شدید غصہ آیا۔اتنا شدید کہ دل کر رہا تھا ابھی وہ اس کے سامنے آئے اور وہ اس کا قتل کر دے۔

منحوس انسان۔۔" اسے نئے لقب سے نوازتی نمیرہ ماں کی پکار" پر ان کے پیچھے چل پڑی۔

بڑی بہن کی شادی پر ارمان پورے کرنے کے لیے تیار ہوئی تھی اور اسی تیاری میں اپنے ارمان خون کروانے کی باری آگئی تھی۔

قسمت بھی عجیب کھیل کھیلتی ہے، نمیرہ کو ایسا جھٹکا لگا تھا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

خود پر ہنسے یا اپنی حالت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

نا جانے اس پر ظلم ہو رہا تھا یا پھر۔۔

اس پر احسان کیا جا رہا تھا۔۔

•••••••••••••••

ناجانے اس پر ظلم ہو رہا تھا یا پھر۔۔

اس پر احسان کیا جارہا تھا۔۔

نمیرہ کو عفیرہ کے جہیز کا سفید نگینوں سے بھرا دوپٹہ اوڑھا دیا گیا۔

اس دوپٹے کا آنچل سلور کام سے بھرا ہوا تھا جو سفید رنگ پر خوب چمک رہا تھا اور نمیرہ کے لہنگے کے ساتھ بالکل میچ کر گیا۔

عفیرہ اور عبیرہ کے علاوہ اس کی کزنز، پھوپھو سب لوگ نجانے کیا کیا باتیں کر رہے تھے اور وہ بس خاموشی سے روتی رہی، کسی کو کوئی جواب نہ دیا، یوں جیسے سب سے ناراض ہو۔

اسی لیے پیدا کیا تھا کہ مجھ پر ظلم کر سکیں۔۔"

غضب خدا کا بابا اور دداجانی کو میرا خیال ہی نہیں آرہا۔۔ بیٹھے بٹھائے نکاح کا شوشا چھوڑ دیا ہے۔۔

قربانی کا بکرا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔ان کی محبتیں نچھاور ہو رہی ہیں اور زندگی تو میری عذاب ہو گی۔۔

ان کا کیا جاتا ہے۔۔" نمیرہ رونے کے ساتھ زبان کو بھی مسلسل حرکت دے رہی تھی۔

اور ظاہر ہے سننے والی بھی اس کی ہی فیملی تھی،اس کی باتیں یوں سنی ان سنی ہو رہی تھیں جیسے ولیمہ پر بیک گراؤنڈ میں بجنے والے میوزک کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔۔

"ان کے لیے ہی ہاں کی میں نے ورنہ میں بھی آگ لگاتی اس ہمدردی اور فرمانبرداری کو جس میں اپنی خوشیوں کو قربان کرنا پڑے۔۔

بابا اور دادا جانی کے جو کام ہیں ناں ہماری قوم کو نیازی نہیں بلکہ بے نیازی ہونا چاہیئے تھا۔۔"

بولتے بولتے نمیرہ کی نظر اپنی ماں کی رونی صورت پر پڑی تو اس کو مجبوراً چپ ہونا پڑا۔۔

اور پھر نمیرہ ہی سمجھ سکتی تھی وہ کیسے ضبط کیے رہی۔اس کا ضبط تب ٹوٹا جب مولوی صاحب نے نکاح کے لیے پوچھا۔۔

نمیرہ کے جواب نہ دینے اور صرف رونے پر بابا کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔جواب نا ملنے پر دداجانی کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تو شارٹ کٹ پوچھا۔

"بولو نمیرہ تمہیں سیحان زبیری قبول ہے؟"

وہ حق مہر اور باپ کا نام وغیرہ سب پوچھنا بھول گئے۔ نمیرہ نے مرے مرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر نکاح ہو گیا۔

سیحان زبیری دداجانی کے جگری دوست کا پوتا تھا۔

نمیرہ اس کے بارے میں ہمیشہ صرف تعریف سنتی آئی تھی مگر وہ خود کیسا تھا اور کیسا دکھتا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

"فکر مت کرنا میں نے شاہد زبیری کو سمجھا دیا ہے کہ ابھی رخصتی کی بات نا کرے۔۔ عفیرہ کی شادی کا معاملہ ختم ہو تو پھر اس بات کو دیکھتے ہیں۔۔"

دداجانی نے نکاح کے بعد اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے بابا جان کو تسلی دی تو ازل سے منہ پھٹ نمیرہ کا یکدم صبر ختم ہوا۔

"نکاح کب اور کس سے کرنا ہے، یہ مرضی ان کی تھی تو رخصتی بھی ان کی مرضی سے ہی کریں۔۔

بلکہ بہتر ہی ہے اس معاملہ کو ابھی پورا کردیں، مجھے بھی سب کے سوالوں اور نظروں سے کچھ نجات مل جائے گی۔۔" وہ خفگی سے

دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ سفیر صاحب کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

''نمیرہ یہ فیصلہ ہم بڑوں کو کرنے دو۔۔'' ان کے ٹوکنے پر وہ آنکھیں پھیلا کر انہیں دیکھتی کھڑی ہو گئی۔

''کیوں؟ نکاح میرا ہوا ہے تو فیصلہ بھی میرا ہونا چاہئیے۔۔ مجھے ابھی رخصت ہونا ہے۔۔''

وہ منہ پھاڑ کر اپنے منہ سے ہی رخصتی کا بول گئی۔

دداجانی نے بغور اس کی آنکھوں میں بغاوت دیکھی اور سمجھ کر سر ہلایا۔۔ یعنی سارا مسئلہ اس غصے کا تھا جو بیٹھے بٹھائے نکاح کروانے پر آرہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ سادگی سے رخصت کر دیتے ہیں۔'' شاہد بھی یہی درخواست کر رہا تھا۔

دداجانی نے اس کا ساتھ دیا۔ نمیرہ گڑبڑا گئی۔

اس نے سوچا تھا اب گھر والے منتیں کریں گے اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں گے مگر وہ ایسا سوچتے ہوئے اپنے دداجانی کو بھول گئی تھی۔

مگر ابا جی۔۔" سفیر صاحب نے کچھ بولنا چاہا۔"

بیٹا جوان بچوں سے ضد نہیں لگاتے۔۔" نہایت سمجھداری" سے اپنے بیٹے کو سمجھاتے دداجانی نے گردن اکڑا کر نمیرہ کو دیکھا۔

وہ سیر تھی تو دداجان سوا سیر تھے۔۔ یہاں بچوں نے کوئی ضد کی اور یہاں وہ ان کو ان کے ہی فیصلے کی غلطی کا احساس دلانے کے لیے ان سے زیادہ ضد لگا بیٹھتے تھے۔

اور نمیرہ کا اپنا ڈائلاگ اس کے حلق میں ایسا پھنسا کہ دداجانی نے مزید کچھ سنے بنا اس کی رخصتی کا اعلان کر دیا تھا۔

نمیرہ رخصت ہوتے وقت۔۔ حتٰی کہ رخصت ہو کر زبیری ہاؤس پہنچنے تک۔۔ نمیرہ کو ایسا صدمہ لگا کہ رو بھی نہیں پائی تھی۔۔اس سارے وقت میں نمیرہ کو صرف اور صرف میران کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔

(اپنا ارادہ تو نہیں ہو گیا رخصت ہونے کا۔۔؟) نمیرہ نے وہ الفاظ سوچ کر ہی دانت پیسے۔۔وہ جانتا تھا وہ کالی زبان ہے پھر ایسا کیوں کہا اس نے؟

نمیرہ نے اس شادی کا سارا الزام میران پر ڈالا تھا حالانکہ قصہ کچھ یوں تھا کہ۔۔۔

دداجانی کے جگری دوست شاہد زبیری کی اچانک سے طبیعت خراب ہوگئی اور انہیں افراتفری میں ہاسپٹل داخل کروادیا گیا۔۔

ڈاکٹرز نے چیک کر کے فرمان جاری کر دیا۔

بچ نہیں سکتے، بس دعا کریں۔۔" اور بس جی۔۔"

داجان یعنی شاہد زبیری نے رو دھو کر اپنے دوست کو بلوا بھیجا۔ یہ وہی وقت تھا جب جب سفیر صاحب کرسیاں سیٹ کر رہے تھے، انہیں اچانک کال آگئی۔۔

انہوں نے جھٹ پٹ وہاں کھڑے لڑکوں کو ہدایات دیں، ددا جانی کا ہاتھ تھاما، تایا جانی کو اطلاع دی اور گاڑی میں بیٹھ کر ہاسپٹل پہنچ گئے۔۔

کچھ پل میں ہی وہ دنوں ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔ باباجان ہاتھ تھامے اور دداجانی آنسو صاف کرتے انہیں تسلیاں دے رہے

تھے۔اور یہی وقت تھا جب شاہد زبیری نے اپنی اصل پریشانی بیان کی۔

"مجھے تو بس میں اپنی بیماری کا سن کر پریشان نہیں ہوں شبیر۔۔مجھے تو بس سیحان کی فکر ہے، تم تو جانتے ہو وہ کتنا ریزروڈ نیچر کا ہے، بس اس کی کتابیں ہیں اور اس کی جاب ہے۔۔

اس کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے،اس کی پھوپھو اپنے گھر بار میں مصروف ہے اور میں سیحان کی شادی اپنی زندگی میں ہی کروادینا چاہتا ہوں ورنہ میرے بعد کوئی بعید نہیں وہ کتابوں کا ہو کر رہ جائے گا۔۔" اس بات پر نا جانے بابا اور دداجانی نے کیا جواب دیا تھا۔ بہر حال داجان نے اپنی پریشانی کے ساتھ ہی اپنے ہونہار پوتے سیحان زبیری کے لیے نمیرہ کا نام لے لیا۔

تمہاری خواہش سر آنکھوں پر شاہد۔۔ سیحان میرا ابھی بچہ ہے،"

"مجھے تو کوئی انکار نہیں۔۔

شبیر نیازی صاحب تواز حد خوش ہو گئے۔

سیحان زبیری وہ لڑکا تھا جو انہیں شروع سے پسند تھا اور وہ ہر وقت اس کی تعریفیں کرتے رہتے تھے۔

تم کیا کہتے ہو سفیر۔۔؟" دداجانی دوست کو مطمئین کرتے" ہوئے بابا کی طرف مڑے۔۔

گویا اشارہ دیا ہو آگے ہو کر ایک دو ڈائیلاگ ہی گھسیٹ دو بیٹے، منہ لٹکائے سن رہے ہو صرف۔۔۔

اور بابا کو تو موقع چاہیے تھا۔

اسے فرزندی میں لینا تو میری خوش نصیبی ہو گی چچا جان۔۔ بڑا" پیارا بچہ ہے سیحان۔۔" بابا نے کچھ ایسی فرماں برداری دکھائی

کہ ددا جانی نے گردن اکڑا کر اپنے دوست کی طرف دیکھا اور دادا جان نے جذبات سے کپکپاتے ہاتھ بابا کے سر پر رکھ دیئے۔ گویا رشتے پر مہر لگائی جا چکی تھی۔ بات طے ہوئی۔

"شکریہ شبیر یار۔۔ شکریہ سفیر بیٹے۔۔اب بس مجھ پر ایک اور احسان کر دو اور میری امانت جلد مجھے دے دو، میری زندگی۔۔۔ کا۔۔۔ کچھ پتہ۔۔ نہیں۔۔میں۔۔۔"

اٹک اٹک کر بولتے ہوئے پھر جو کھانسی کا دورہ لگا تو ددا جانی نے پانی پلاتے ہوئے اسی وقت نکاح کا حکم دے دیا۔

"سفیر۔۔ تم ابھی اور اسی وقت کبیر (نمیرہ کے تایا جانی) کو کال کر کے کہو کہ مولوی صاحب کو لے کر ہاسپٹل پہنچے اور۔۔۔" ددا جانی نے بابا کو سمجھاتے ہوئے بیمار دوست کی طرف دیکھا جواب کھانسی تو کیا شاید سانس بھی روک کر سب سن رہے تھے۔

نہیں شبیر۔۔ سبحان ابھی آنے والا ہے، میں اسے سمجھا دیتا" ہوں۔ وہ اپنی پھوپھو کو ساتھ لے لے گا، بچی کو یہاں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

" اسے تنگ نہ کرو۔۔ نکاح وہیں گھر پر ہو جائے گا۔۔

وہ نحیف آواز میں بولے تھے۔

"اور تم؟ شاہد تمہاری غیر موجودگی میں کیسے۔۔"

دداجانی نے پریشانی سے انہیں دیکھا۔

میں مل لوں گا بعد میں۔۔ بلکہ جب گھر جاؤں گا تو جی بھر کر مل" بھی لوں گا اور خدمت بھی کرواؤں گا۔۔" وہ معصوم صورت بنائے خاصے لاڈلے انداز میں بولے تھے اور حد تو یہ کر دی کہ رخصتی کا بھی کہہ دیا اور بھولے ددا اور بابا کو نمیرہ کے بقول ان کی چالاکی بھی نظر نہیں آئی۔

البتہ وہ دونوں رخصتی کی بات پر تھوڑے متذبذب ہوئے تھے۔

اور محترم شاہد زبیری نے اس کا حل بھی ڈھونڈ لیا۔

دراصل شبیر، میری زندگی کا کچھ پتہ نہیں اور سیحان۔۔۔"""

بات کے دوران ہی ان کی آنکھوں میں پانی کی ندیاں جمع ہو گئیں۔

اور یہ آنسو۔۔تابوت میں آخیر کیل کی مانند تھے۔

سب آناً فاناً ہوا، نمیرہ سے پوچھتے وقت بلکہ نہیں۔۔ نمیرہ کو بتاتے وقت بھی نم آنکھوں سے دادا شاہد کی بے بسی، بیماری، التجا، محبت اور مان کا بڑے ادب سے اور محبت کے ساتھ ذکر کیا جا رہا تھا۔

شاہد بہت محبت کرنے والا شخص ہے وہ اپنے پوتے کے لیے" بہت پریشان تھا۔۔"۔شاید نمیرہ کو سنوایا جا رہا تھا اور اس کا جی

چاہ رہا تھا کہ داجان کا پوتا محترم اس کے سامنے آئے تو وہ اس کے بال کھینچ لے پر۔۔۔۔۔۔ بہر حال نمیرہ کا نکاح ہوا اور رخصتی کی پریشانی اس نے خود حل کر دی تھی۔۔

اور رخصتی سے پہلے نمیرہ کے سرد پڑتے وجود کو بھینچ بھینچ کر گلے سے لگاتی حیران، پریشان کزنیں، بہنیں، ممانیاں اور تائی وغیرہ سب بہت خاموش تھیں۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ کیسے تسلی دی جائے۔

موقع ایسا تھا کہ حواس باختگی میں نا چھیڑ چھاڑ یاد تھی نا ہی نصیحت نا کوئی دعا۔۔۔!

مریم بیگم کتنی دیر نمیرہ کو سینے سے لگائے روتی رہیں، پھر دادا نے گلے سے لگا کر ہزار بار کی دہرائی درخواست کو پھر سے دوہرایا۔

"اس جلد بازی کے لیے ہمیں معاف کر دینا۔۔ان دو بے چارے افراد کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا نمیرہ۔۔ سدا خوش رہو میری گڑیا۔۔"

"شکر ہے میرے لیے بھی کوئی دعا کی ورنہ مجھے کو لگا اب بھی انہی پیاروں کی فکر ستا رہی ہے۔"

نمیرہ نے جاتے جاتے بھی دداجانے کے سامنے زبان چلانے سے گریز نہیں کیا تھا جس پر وہ صرف اسے گھور کر رہ گئے تھے۔

بابا اور تایا نے بھی باری باری گلے سے لگایا اور پھر نمیرہ کے وجود کو گاڑی میں پھینک کر پیچھے ہو گئے اور سبحان زبیری کی پھوپھوندا خان نے اپنے شکنجوں میں ایسا جکڑا کہ نمیرہ زبیری ہاؤس جاتے تک گھٹی گھٹی آواز میں روتی رہی۔

عفیرہ کا جہیز نمیرہ کو دے دیا گیا تھا۔بقول تائی جان کے جبران کبیر کا روم اب نئے سرے سے سیٹ کیا گیا تھا اس لیے اسے فرنیچر کی ضرورت بھی نا تھی۔

بہر حال کپڑے نہیں لیے تھے کیوں کہ عفیرہ اس سے لمبی تھی۔

•••••••••••••

زبیری ہاؤس میں نمیرہ کا استقبال کرنے والا سیحان زبیری کی پھوپھی زاد بہنوں اور ان کی چند کزنوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔

شاہد زبیری کا صرف ایک ہی بیٹا اور صرف ایک بیٹی تھی۔بیٹا خیام زبیری کالج میں انگلش پروفیسر تھا اور پھر اس کی شادی بھی اپنے جیسی انگلش لیکچرار ثمینہ نامی لڑکی سے ہو گئی۔۔

ان دونوں کا ایک اکلوتا بیٹا تھا سیحان زبیری۔۔

وہ بلا کا ذہین مگر خاموش طبع نوجوان تھا۔پڑھائی میں اچھا تھا بلکہ کتابی کیڑا ہی تھا۔خیام زبیری اور ثمینہ کی زندگی بہت کم تھی۔وہ جلد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

سیحان زبیری پہلے ہی کم بولنے والا تھا مگر ماں باپ کی موت کے بعد اور بھی زیادہ خاموش رہنے لگا تھا یوں جیسے خود کو ایک خول میں بند کر لیا ہو۔

شاہد زبیری کی بیماری اور ہر وقت کی پریشانی کی بڑی وجہ صرف ان کا پوتا سیحان تھا۔

"سیحان ٹھیک سے کھایا کرو۔۔

سیحان ہر وقت بھی کتابیں پڑھنا صحیح نہیں ہوتا۔۔

کبھی آؤٹنگ بھی کر لیا کرو سیحان۔۔۔

سیحان ہنسا بولا کرو۔۔سیحان کبھی ٹی۔وی بھی دیکھا کرو۔۔

سیحان خود کو اتنا مصروف رکھتے ہو بیمار پڑ جاؤ گے۔۔

سیحان اپنی ڈریسنگ پر بھی توجہ دیا کرو کبھی۔۔۔

"سیحان اپنی ذات سے لاپروائی اچھی نہیں ہوتی۔۔

ان کی زندگی سیحان اور اس کی فکر کے گرد گھومتی تھی۔ ہر وقت سیحان کو ٹوکنا ان کی مجبوری بن گئی تھی اور سیحان زبیری۔۔؟

وہ ہر بات کے جواب میں مسکرا کر کہتا

"ایم او۔کے دا جان۔۔ڈونٹ وری۔۔ریلیکس۔۔"

اور بس۔۔۔! جیسے وہ دادا کی نہیں مانتا تھا دادا بھی اسی کا دادا تھا، نہ ریلیکس ہوتا نا ڈونٹ وری سنتا۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی کمزوری تھے۔

اس اچانک شادی پر جہاں وہ جی بھر کر جھنجھلایا تھا وہیں پھوپھی بھی خفا ہوئی تھیں۔

''کیوں ابا جان، سیحان کے لیے میری بیٹیاں نظر نہیں آئیں جو
ایک غیر لڑکی کا ہاتھ جا کر مانگ لیا؟''

ابا جی نے بیٹی کے شکوہ پر خاموشی سے آنکھیں بند کرلیں اور پھر جب کھولیں تو یوں ظاہر کیا جیسے کچھ سنا ہی نا ہو، کیا کہا؟ کچھ کہا تھا کیا۔۔؟؟

رہی بات سیحان زبیری کی اکلوتی پھوپھو کی تو ان کی بیٹیاں تو تین سیحان کے لائق تھیں مگر ان کا مزاج اور طبیعت کسی طور پر بھی سیحان کے لائق نا تھی۔۔

نہایت منہ پھٹ، بولڈ اور تمیز سے عاری، وہ نا شاہد زبیری کو قبول تھیں اور نا ہی سیحان زبیری کو۔۔۔

سیحان تو خیر زیادہ تر مصروف ہی رہتا تھا، صبح آفس جاتا تو شام کو لوٹتا تھا۔

کچھ وقت دادا کو دیتا اور اس کے بعد۔۔

کتابیں ہوتیں اور دنیا سے بےزار سیحان زبیری۔۔۔

اس کے پاس دنیا جہاں کی کتابیں تھیں۔۔۔۔!

•••••••••••••

نمیرہ سیحان کے کمرے میں پہنچی تو پہلی بار کھل کر روئی تھی اتنا کہ بس!

حیرت تو یہ تھی کہ نمیرہ کو اس طرح اچانک، بےرونق طریقے سے۔۔اور ایک ایسے شخص سے، جس کا آج سے پہلے صرف نام ہی جانتی تھی، اس سے شادی ہونے پر اتنا رونا نہیں آیا تھا جتنا اپنے خوابوں کے پورا نا ہونے کا سوچ کر وہ روئی تھی۔

یہاں کچھ بھی اس کے خوابوں جیسا نا تھا سوائے سیحان زبیری کی شکل کے۔۔

وہ خوب صورت تھا اور بقول سنیعہ کے ہی از ریئیلی wizard (ساحر)۔۔۔۔

پر وہ امیر نہ تھا، وہ اتنا پڑھا لکھا بھی نہ تھا اور اس کی جاب بھی معمولی سی تھی۔ نمیرہ جو اپنے سے بھی بڑے اور اونچے خاندان کے جواب دیکھا کرتی تھی۔ سیحان زبیری تو ان کے برابر کا بھی نہیں تھا۔

عام سا انسان تھا اور عام سا گھر تھا۔

نمیرہ پر تو اس کا پہلا امپریشن بھی خاص نہیں پڑا تھا۔ بدرنگ جینز پر گرے شرٹ، جس کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے، پیشانی پر سیاہ بال بے ترتیب پھیلے ہوئے، گندمی سنہری رنگت، مغرور کھڑی ناک پر چمکتی شہد رنگ آنکھیں اور چہرے پر بلا کی سنجیدگی۔۔

ویسے تو وہ عام حلیے میں بھی غضب کا لگ رہا تھا پر وہ ویل ڈریسڈ نا تھا۔ وہ شوخ، شرارتی سا بالکل بھی نہیں تھا۔ اور صاف ظاہر تھا کہ اپنی جھنجھلاہٹ پر بمشکل قابو کیے وہ خود کو نارمل ظاہر کر رہا تھا۔

کچھ بھی تو نمیرہ کے خوابوں جیسا نا تھا۔

اور اسی چیز کا صدمہ نمیرہ کو کھائے جا رہا تھا۔

بہر حال نمیرہ نے روتے ہوئے ارد گرد دیکھ کر کمرے کا جائزہ ضرور لیا۔

فرنیچر کافی پرانا تھا لیکن خاصی بہتر حالت میں تھا، کافی سادگی سے کمرے کی سیٹنگ کی ہوئی تھی۔

مگر نمیرہ جیسی رنگین مزاج لڑکی کو یہ بات بہت اٹک رہی تھی۔

اور جب نمیرہ رونے کا پروگرام پورا کر کے کمرے کا جائزہ بھی لے چکی، جمائیاں لیتی وہ خود کو سونے سے روک رہی تھی تب کافی وقت بعد کہیں جا کر مسٹر سبحان زبیری کمرے میں تشریف لایا اور سیدھا اپنی الماری کی طرف بڑھ گیا۔

نمیرہ سب بھلائے اس کے سنجیدہ چہرے کو گھورنے لگی۔ وہ کرتا شلوار اٹھا کر نمیرہ کی طرف متوجہ ہوا۔

نمیرہ نے پھرتی سے اپنی نظروں کا زاویہ پھیر لیا۔ اس نے کافی گہری نظروں سے نمیرہ کو دیکھا۔

''مجھے تو کہا گیا تھا کہ لڑکی جیسی بھی تیاری میں تھی بس اسے نکاح کے لیے بٹھا دیا ہے مگر تمہاری تیاری تو کسی دلہن سے کم نہیں ہے۔۔''

وہ حیرانگی سے بولا اور کافی حد تک سچ بھی کہہ رہا تھا ایک تو نمیرہ کا لہنگا فل بھرا ہوا تھا اور پھر اس نے کافی بھاری جیولری پہنی تھی اور فل میک اپ بھی کیا ہوا تھا۔

"آج میری بہن کی مہندی تھی جب مجھے خدمت خلق کے لیے پکڑ کر بٹھایا گیا تھا۔۔" نمیرہ نے اپنی تیاری کی وجہ بتاتے ہوئے تاک کر نشانہ لگایا۔

اس نے آنکھیں پھیلا کر اس من موہنی صورت کی تیز زبان ملاحظہ کی اور پھر اثبات میں سر ہلا گیا۔

"مجھے ابھی داجان کے پاس جانا ہو گا ہاسپٹل۔۔"

اس نے نمیرہ کو دیکھتے ہوئے زرا رک کر بتایا۔

(تو جاؤ میری بلا سے۔۔مجھے کون سا فرق پڑے گا۔۔)

نمیرہ نے جل کر سوچا۔

آئی تو تم بھی ڈسٹرب ہو گی کافی۔۔میری غیر موجودگی میں"
ریلیکس فیل کرو گی۔
سو پلیز ریسٹ کرو اور اپنی آنکھوں اور زبان کو بھی تھوڑا ریسٹ
کرنے دو۔۔" اس نے نمیرہ کی چلتی زبان اور بار بار گھورنے پر
مخلصانہ مشورہ دیا۔
ظاہر ہے آگے بھی بہت کام لینا ہے ان سے۔۔" وہ بڑبڑا کر"
رخ موڑ گئی۔ سیحان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر خاموشی سے
پلٹ کر کمرے سے نکل گیا۔
گھنا، میسنا۔۔یہ بے چارہ ہے ؟اسے شریف کہتے ہیں ؟"
میرے باپ دادا نے تو بس دشمنی نکالنی تھی مجھ سے۔۔"وہ اس
کے جاتے ہی مٹھیاں بھینچ کر بولی اور کشن اٹھا کر دروازے کی
جانب دے مارا۔

جسے کمرے میں واپس آتے سبحان نے بروقت کیچ کیا تھا۔ نمیرہ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔

اور پلیز۔۔ میری الماری کو فی الحال مت چھیڑنا۔۔ میں اپنا" سامان خود نکال کر سیٹ کروں گا پھر یوز کر لینا۔ میری کچھ ضروری چیزیں ہیں جو یہاں وہاں ہو گئیں تو بہت مسئلہ ہو جائے گا۔"

وہ کشن ایک طرف رکھتے ہوئے سادہ سے لہجے میں بولا اور نمیرہ کا جواب لیے بنا وہاں سے چلا گیا۔

نمیرہ نے گردن موڑ کر کمرے کے ایک کونے میں بنی لکڑی کی بڑی الماری کو گھورا۔

جی ہاں بل گیٹس رہتا ہے اس کمرے میں اور اس الماری میں" اس کا ضروری سامان رکھا ہو گا۔۔

"نہایت تنگ دل انسان ہے یہ تو۔۔ توبہ اللہ۔۔

نمیرہ نے گہری سانس لی اور بھاری جیولری اتارنے لگی۔ ایک بار پھر اس کو رونا آیا تھا۔

وہاں پر فنکشن ہو رہا ہو گا اور میں یہاں پر اکیلی بیٹھی ہوں، اچھا ہے میرے ساتھ۔۔ دداجانی سے ضد لگانے چلی تھی۔۔ بھول گئی تھی وہ چنگیز خان کے بچھڑے ہوئے بھائی ہیں۔ یااللہ ایسا دادا کسی دشمن کو بھی نا دینا۔۔" وہ غصے سے بڑبڑاتی جارہی تھی۔

سب کو مجبور کر کے اپنی رخصتی کروا تو لی تھی مگر اب خود بھی افسردہ تھی۔

باہر ہاسپٹل کے لیے نکلتے سیحان نے ایک بار رک کر اپنے کمرے کی جانب دیکھا تھا۔

یہ معصوم بچی ہے ؟کم آن داجان۔۔آپ نے بہت دھوکے "

"دیئے مجھے مگر اس کا لیول الگ تھا۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتا تاسف سے بڑبڑا رہا تھا۔

اور جب ہاسپٹل پہنچ کر اس نے یہی گلہ اپنے داجان سے کیا تو

انہوں نے اپنا پرانا ہتھیار آزمایا۔۔

یعنی آنکھیں بند کر لیں اور ساتھ میں کان بھی۔۔

سیحان سرد آہ بھر کر انہیں خفگی سے دیکھنے لگا۔۔

وہ تو پہلے ہی اس کو بلیک میل کر کے کام نکلواتے رہتے تھے پھر

اب تو بیماری یافتہ ہو چکے تھے۔۔

اب تو وہ صرف ٹھنڈی آہ بھر کر سب منوا لیتے تھے۔

•••••••••••••

اس عجیب و غریب شادی کو اب کافی وقت گزر چکا تھا اور نمیرہ اب کافی حد تک ایڈجسٹ بھی کر چکی تھی۔ بہر حال سبحان زبیری سے نمیرہ کی اس پہلے روز کے بعد سے دوبارہ کوئی خاص بات چیت نہیں ہوئی تھی۔

اور نا ہی کبھی اس نے تنگ کیا تھا، وہ اپنے سٹڈی روم تک ہی محدود ہو گیا تھا۔ کتابیں پڑھتے ہی سو جاتا اور صبح ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکل جاتا تھا۔

داجان بھی اب گھر آ چکے تھے اور انہیں دیکھ کر نمیرہ کو پختہ یقین ہو گیا تھا کہ

"جسے رب رکھے، اسے کون چکھے۔۔"

وہ داجان جن کو ڈاکٹرز نے مایوسی سے جواب دے دیا تھا کہ اب علاج ہی ممکن نہیں اور انہوں نے اتنا رو دھو کر نمیرہ کی زندگی عذاب کر دی تھی۔

اب وہ مرنا بھول گئے تھے۔ہاں وہ لاغر اور کمزور ہو چکے تھے۔۔ بستر پر پڑے کمزور سے ،داجان پر اسے غصہ بھی بہت آتا تھا مگر جب وہ نمیرہ کو دیکھ کر اپنے بوڑھے چہرے پر شفقت بھری مسکان سجاتے تو پیار بھی آتا اور ترس بھی۔۔

خیر ان کے ساتھ اب نمیرہ کی کافی حد تک دوستی ہو چکی تھی۔ سارا دن فارغ وقت میں وہ انہی کے کان کھاتی تھی اور وہ بس محبت سے اس کی باتیں سنتے رہتے تھے اور شاید اسی وجہ سے وہ کافی حد تک ٹھیک بھی ہو چکے تھے۔۔

دداجانی اور بابا تقریباً روزان سے ملنے آتے، باقی لوگ بھی ایک دو مرتبہ نمیرہ کے پاس ملنے آچکے تھے۔البتہ میران سے مل کر نمیرہ نے خوب لڑائی کی تھی کہ یہ سب اس کی کالی زبان کی بدولت ہوا ہے۔

اور وہ نمیرہ کی حالت پر قہقہے لگا رہا تھا۔

تمہیں کچھ ہوا تو نہیں ناں؟ بیٹھے بٹھائے اتناز بردست انسان ”

“مل گیا ہے، تمہیں اور کیا چاہیے۔۔؟

وہ بولا تو نمیرہ نے اس کے آخری جملہ پر ناک چڑھایا۔

(ناجانے سب لوگوں کو سیحان زبیری میں ایسا کیا نظر آتا تھا جو نمیرہ کو نظر نہیں آیا۔)

وہ بڑبڑا کر سر جھٹک گئی۔

صدمہ تو یہ ہے کہ اگر تمہاری دعا قبول ہو گئی تو میرا کیا ہو گا؟"

"ناجانے میری بیوی کیسی آئے گی۔۔

وہ سچ میں پریشان تھا اور نمیرہ پُر سکون ہو گئی۔۔

(تھوڑا اور رو لے پھر مشورہ دوں گی کہ سنیعہ سے شادی کر لے)

وہ گردن اکڑا کر میران کو دیکھ رہی تھی۔

اور پھر کچھ دن بعد پھوپھو کے جانے سے پہلے پہلے نمیرہ کے مشورہ دینے پر ان دونوں کا رشتہ طے کر دیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ دونوں ہی نمیرہ کے احسان مند تھے۔

مگر اس سب کے باوجود سب کے لاکھ سمجھانے، منت کرنے اور معافی مانگنے کے بعد بھی نمیرہ دوبارہ اپنے گھر نہیں گئی تھی۔ اس اچانک شادی کا غصہ تب تک نہیں اترنے والا تھا جب تک وہ اپنی اس لائف سے مطمئین نہیں ہو جاتی تھی۔

اور جب تک نمیرہ کا غصہ باقی تھا وہ کسی صورت گھر نہیں جاسکتی تھی۔اس کی ڈھٹائی اور ضد پر دداجانی نے سب لڑکیوں اور گھر والوں کو اس سے ملنے بھیج دیا تھا۔

جب نمیرہ کی کزنز اس سے ملنے آئیں تو نمیرہ کو تھوڑی شرمندگی بھی ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے نمیرہ سے وہ سوالات کیے جو ہر لڑکی کی شادی کے بعد اس کی دوستیں اور کزنیں بڑے اشتیاق سے پوچھتی ہیں۔۔

بھائی کیسے ہیں؟انہوں نے پہلی بار مل کر تم سے کیا کہا؟"

کیا انہوں نے تم سے اپنی محبت کا اظہار کیا؟

کیا وہ شوخ مزاج ہیں،رومینٹک ہیں؟

ان کو کیا کیا پسند ہے؟رونمائی کا تحفہ ملا؟

کیا ان کی اور تمہاری کیمسٹری ملتی ہے؟

''تم دونوں میں دوستی ہو گئی یا سخت مزاج ہیں۔

اس قسم کے کئی سوالات کیے گئے تھے اور نمیرہ کے پاس کسی ایک سوال کا بھی جواب نا تھا۔

وہ گھبرا کر نظریں چراتی لب کاٹتی رہی۔

یا خدا تم شرماتی تو بالکل نہ تھیں نمیرہ۔۔ کیا اب اتنی شرمانے لگی ''ہو کہ جواب تک نہیں دے پا رہیں؟

عبیرہ اس کی خاموشی اور نظریں جھکانے پر سخت حیرت زدہ تھی۔

لگتا ہے یہ مسٹر دیکھنے میں سنجیدہ طبیعت کے ہیں مگر اصل میں'' بہت رومینٹک ہوں گے۔۔

''دیکھو تو نمیرہ کو بھی چپ لگوا دی۔۔

سب کزنز اسے چھیڑ رہی تھیں اور نمیرہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ اس کے ساتھ ایک بار کے بعد دوبارہ بات ہی نہیں ہوئی اور پہلی ملاقات کوئی اتنی اچھی بھی نہ تھی کہ بتادیتی۔۔

نمیرہ کو اپنا بھرم رکھنا تھا۔ وہ بتا نہیں پائی کہ اچانک لائی گئی ہے اور شاید ان چاہی بھی ہے۔

اس نے خاموشی میں ہی عافیت جانی۔

"شادی والے دن تو سیحان بھائی کا چشمہ نہیں لگا ہوا تھا کیا ان کی آئی سائٹ ویک ہے؟"

نمیرہ کی بڑی پھوپھو زاد تابندہ نے چشمہ لگا کر بیٹھے سیحان زبیری کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔۔ نظر کا مسئلہ ہے، چشمہ بھی bifocals ہے(یعنی دوہرے لینس کا، دور و نزدیک کا)۔۔"

جواب دے کر وہ ایسے مطمئن ہوئی جیسے تمغہ جیتا ہو۔ صد شکر کچھ تو پتا تھا۔

کیوں؟ جہاں تک ہم نے سنا ہے اتنی خاص تعلیم بھی نہیں ہے، سیحان بھائی کی۔۔ تو کیا جاب روٹین ٹف ہے۔۔" سامعہ حیران ہوئی تھی۔

اور اس کی حیرت ہمیشہ حیران ہی کر دیتی تھی۔

"Yes! and he is bibliophile too..."

(ہاں اور وہ کتابوں کا شوقین بھی ہے۔۔)

نمیرہ کچھ پر سکون ہوئی۔ یعنی اب اتنی بھی بے خبر نہیں تھی وہ۔۔ نمیرہ مسکرانے لگی۔

اور اگلے ہی پل اس کا سکون غارت ہو گیا تھا جب سب نے پوچھا۔

کس ٹائپ کی بکس؟ سفر نامے، ناولز، ہسٹری یا کچھ اور۔۔" "

نمیرہ نے بددلی سے کندھے اچکا کر خاصہ جل کر سیحان زبیری کی طرف دیکھا تھا۔

عین اسی لمحے سیحان کی نظر نمیرہ پر پڑی تو نمیرہ کا ماتھے پر بل ڈال کر اسے دیکھنا اور اسے دیکھتا پا کر جھٹکے سے منہ پھیر لینا اسے کافی حیران کر گیا تھا۔۔

اب اس نے کیا غلطی کی تھی؟ وہ داجان کی معصوم سی بہو اس سے اتنی الجھن کیوں کھاتی تھی؟

وہ حیرت سے نمیرہ کی طرف دیکھتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

●●●●●●●●●●●●●

رات کو کافی دیر تک نمیرہ جب سونے میں کامیاب نہ ہو پائی تو اٹھ کر بیٹھ گئی۔دن بھر خاندان کی لڑکیوں سے مغزماری کر کے اب اس کا سر درد کر رہا تھا۔

شادی ہوئی تھی اور ایسی کہ وہ خود بھی نہیں اس تعلق کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔وہ اپنی مرضی سے رہ رہی تھی، کوئی روک ٹوک نا تھی۔داجان تو اس کے دوست جیسے بن چکے تھے مگر اس شادی میں اصل انسان اس سے لاپرواہ تھا۔

جس کے نام پر وہ آئی تھی، جس کے لیے لائی گئی تھی۔وہ کہاں گم رہتا تھا کچھ خبر نہیں تھی۔۔

وہ اکتائی ہوئی سی بالوں کی ڈھیلی ڈھالی چٹیا بنا کر دوپٹہ کندھے پر اٹکا کر کمرے سے نکلی اور پاؤں گھسیٹتی کچن کی طرف گئی۔

کچن میں پہلے سے لائٹ آن تھی اور کھٹ پٹ کی آواز بھی واضح تھی مگر نیند میں جھولتی نمیرہ ان دونوں باتوں کو محسوس نہیں کر پائی تھی۔

وہ کچن کے دروازے پر پہنچی تو سیحان زبیری نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا، اپنے سامنے اسے دیکھ کر نمیرہ نے جلدی سے دوپٹہ صحیح کیا۔

"جس طریقے سے چل رہی تھیں تم۔۔پہلے سے پتا چل گیا تھا کوئی کچن کی طرف آرہا ہے۔۔"وہ مڑ کر مصروف انداز میں بولا تو نمیرہ شرمندہ ہوگئی۔

"آپ اس وقت کچن میں کیا کر رہے ہیں۔۔؟"

وہ شرمندگی مٹانے کے لیے بولی تو خاصی تمیز کا مظاہرہ کر گئی۔

جس پر وہ حیران سا پلٹ کر نمیرہ کو دیکھنے لگا جیسے یقین چاہ رہا ہو

کہ اس کے علاوہ دوسری ہستی نمیرہ ہی ہے ناں؟

اتنی شرم لحاظ والی۔۔؟اتنی باادب یعنی واقعی معصوم اور نیک

شریف۔۔؟یقین نہیں آیا۔

اس کی نظروں سے نمیرہ نروس ہو گئی۔

کچھ چاہئیے تھا؟" اس کا حیرت سے کیا گیا سوال نمیرہ کو اندر"

تک آگ لگا گیا۔

ظاہر ہے۔۔میں آدھی رات کو یہاں واک کرنے تو نہیں آئی"

ناں۔۔" اپنے موڈ میں آتے پل بھر ہی لگا تھا نمیرہ کو اور وہ یوں

مطمئین سا پلٹا جیسے اب یقین ہوا ہو کہ یہ نمیرہ ہی ہے۔

نمیرہ نے دانت کچکچا کر اس کی پشت دیکھی۔

وہ اتنا مصروف کیوں تھا، آخر کر کیا رہا تھا۔۔ متجسس ہو کر اس نے پیچھے سے جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی۔

"چائے بنا رہا ہوں۔۔" شاید وہ نمیرہ کے اس طرح دیکھنے کو بھانپ گیا تھا تبھی بتایا۔

وہ ان سنا کر گئی۔ مطلب اس نے پوچھا تھوڑی تھا۔

"میں پڑھ رہا تھا تو چائے کی طلب محسوس ہوئی۔ سو میں نے سوچا پہلے چائے پی لوں، تم پیو گی۔۔؟" خاصا تفصیلی جواب دے کر اس نے گردن موڑ کر نمیرہ کو دیکھتے ہوئے سوال داغا۔

"آپ ہٹیں، میں بناتی ہوں چائے۔۔" عورت کے ہوتے مرد کام کرے۔ نمیرہ کو یہ بات گوارہ نہ تھی۔

اس بات کا احساس ہونے پر وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

خلاف توقع وہ بڑی شرافت سے ایک طرف ہو گیا پر وہیں قریب ہی شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا نمیرہ کو دیکھنے لگا۔ نمیرہ کنفیوز سی آگے بڑھی اور کیتلی میں دودھ پتی کا اضافہ کرنے لگی۔

"موصوف یہاں سے ہٹتے کیوں نہیں۔۔اب میرے چہرے پر کون سا خزانہ تلاش کیا جا رہا ہے۔ ہونہہ۔۔"

نمیرہ نے ناک چڑھا کر سوچا۔اس کے چہرے کے تاثرات اس کی سوچ صاف واضح کر رہے تھے۔

"او۔کے میرے روم میں دینے کی زحمت کر لینا پلیز۔۔"

اس نے جیسے نمیرہ کے دل کی آواز سن لی تھی۔

نمیرہ نے بخوشی بلکہ نہایت فرماں برداری کے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ جاتے جاتے ایک گہری نظر نمیرہ پر ڈال کر گیا تھا۔

"یاخدا یہ انسان نجانے کون سے نقص تلاشنا چاہ رہا ہے مجھ میں۔۔" اس کی گھوریوں پر نمیرہ بڑبڑائی۔

"میری عزت رکھنا خدایا۔۔" ساتھ میں دعا بھی کر ڈالی جو شاید ابھی اللہ کو منظور نہ تھی یا نمیرہ کا یہ کہنا ہی اللہ کو برا لگا تھا کہ اگلے چند منٹوں میں ہی اچھی خاصی شرمندگی اٹھالی تھی۔۔

وہ کپ دھونے کے لیے سنک کی جانب بڑھی جب اس کو اپنے جوتوں کے نیچے کسی نرم چیز کا احساس ہوا۔

اس نے جھک کر غور سے دیکھا تو نیم اندھیرے میں پڑے سانپ کو دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

"یہ سانپ ہے ؟" بے یقینی سے دیکھا اور کنفرم ہوتے ہی نمیرہ کی چیخ بے ساختہ نکلی تھی۔

وہ فریج کے دوسری جانب کونے میں چھپی بری طرح لرز رہی تھی جب سیحان زبیری حیران و پریشان سا کچن میں داخل ہوا۔ وہ کبھی نمیرہ کو تکتا تو کبھی کچن میں یہاں وہاں دیکھتا یقیناً اس چیخ کی وجہ جاننا چاہ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔۔؟ آر یو او۔کے۔۔؟" اس نے تھک کر پوچھ ہی لیا۔

سیحان زبیری کی جگہ اگر یہاں یزدان یا میران ہوتے تو نمیرہ ان کے اندھے پن کے ثبوت پر خوب عزت افزائی کرتی

مگر۔۔۔۔۔!

"وہ۔۔سانپ۔۔" نمیرہ نے لڑکھڑاتی زبان میں بتاتے ہوئے اس جانب اشارہ کیا۔ سیحان نے چونک کر اس کے اشارے کے تعاقب میں جا کر غور سے فرش پر دیکھا اور جھک کر اسے اٹھا لیا۔

"کیا وہ پاگل ہے؟" نمیرہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"Hello... This is just a toy....."

اس کی آواز میں نمیرہ کے لیے واضح تمسخر تھا۔

اس کے جملے پر وہ بری طرح شرمندہ ہو گئی۔

"آپ کو ابھی تک کھلونوں سے کھیلنے کا شوق ہے؟"

وہ شرمندگی مٹانے کے لیے بولی بھی تو کیا؟

"واٹ؟ یہ میرا نہیں ہے۔۔" وہ جھٹکا کھا کر اسے دیکھتا حیرت سے بولا اور پھر گہرا سانس بھرا۔

"مجھے سانپ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔"

وہ اس کی کم عقلی پر افسوس کر رہا تھا۔

"بالکل رئیل لگ رہا ہے، پھوپھو کے پوتے کا ہے؟"

نمیرہ نے سوال کیا تو اس نے سانپ وہیں کیبنیٹ میں پھینکتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔

ڈرنے یا چیخ مارنے سے پہلے کنفرم تو کرنا چاہئیے تھا کہ رئیل ہے "
یا نہیں۔۔" شاید نمیرہ کی چیخ سے وہ کچھ زیادہ ہی ڈسٹرب ہوا
تھا۔۔

بس کنفرم ہوا کہ سانپ ہے آگے کا کچھ خوف نے سوچنے ہی "
نہیں دیا۔۔" نمیرہ نے اس وقت سچ کہنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

"ہوتا تو کیا ہوتا۔۔ basilisk اگر اس کی جگہ "
کچھ توقف کے بعد وہ جھرجھری لے کر بولی۔۔

سنیعہ کا بتایا basilisk کا بھوت کچھ زیادہ ہی اس کے دل و
دماغ پر قابض تھا۔

ایکسکیوزمی۔۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ باسیلِسک۔۔؟" وہ حیرت "
سے پوچھ رہا تھا۔

(کیا ہوتا ہے basilisk شاید بے چارہ جانتا تک نہیں کہ)

نمیرہ نے تاسف سے اس ''کم پڑھے'' خوب رو نوجوان کو دیکھا جو بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے اس کا خاوند بن چکا تھا۔

''باسیلسک ایک اژدھا ہوتا ہے، جس کی نظر اور پھنکار۔۔۔''

وہ تفصیل بتانا چاہ رہی تھی جب وہ ٹوک گیا۔

آئی نو دا ڈیٹیل۔۔۔۔ میں تمہارے خوف پر حیران ہوں، وہ بھلا''

''تمہارے پاس کہاں سے آئے گا؟

وہ قریب پڑے سٹول پر بیٹھتا اطمینان سے بولا۔

کبھی کبھی ایسے باتیں کرتا وہ بہت ویل ایجوکیٹڈ لگتا تھا۔ نمیرہ اس کے انداز پر اپنی حیرت دبا گئی۔

اس نے چائے کپوں میں ڈال کر ایک کپ سیحان کو تھمایا اور دوسرا اپنے قبضے میں لیا۔

کیوں؟ آپ کا گھر زمین پر نہیں یا وہ سانپ کسی اور دنیا کا"

ہے۔۔؟" وہ ابرو چڑھا کر بولی۔

بحث کرنا تو ویسے بھی اس کی عادت رہی تھی۔

اس کی بات پر سیحان نے یوں غور سے اس کو دیکھا جیسے اس کے اچانک سے سینگ نکل آئے ہوں یا ناک غائب ہو گئی ہو۔۔۔

وہ خاموشی سے چائے پیتا رہا، جواب نہیں دیا۔ نمیرہ بھی خاموش ہو گئی۔

Actually Mrs nameerah, basilisk...

ایک افسانوی۔۔ صرف افسانوی اژدھا ہے جس کی نظر اور پھنکار بہت مہلک بتائی جاتی ہے۔۔

"یعنی وہ بس ایک تصوراتی وجود ہے اور بس۔۔

سیحان نے کپ فارغ کرتے ہوئے سنجیدگی سے نمیرہ کو وضاحت دی تو وہ خفت زدہ ہو گئی۔

(دھت تیرے کی۔۔ سنیعہ کی بچی!! کبھی پوری بات نہ کرنا۔۔۔۔! عزت کروا بیٹھی ہوں۔۔)

اسے کم پڑھا اور انجان سمجھنے کے چکر میں نمیرہ خود کو پاگل ثابت کر بیٹھی تھی۔

"کیوں؟ آپ کا گھر زمین پر نہیں ہے یا وہ سانپ کسی اور دنیا کا ہے؟" وہ نمیرہ کی نقل اتار کر شرارت سے اسے دیکھنے لگا۔

مارے شرمندگی کے نمیرہ نے کپ پٹخنے کے انداز سے رکھا اور گڈ نائٹ کہتی باہر نکل گئی۔ اس کی نظروں میں عزت تو خوب بڑھ گئی تھی!۔۔۔

آہ نمیرہ آہ۔۔۔ یہ زبان بند کیوں نہیں ہو جاتی۔۔۔

●●●●●●●●●●●●●

اس واقعہ کے بعد سے ہی نمیرہ اس سے خاصی گھل مل گئی تھی۔۔

جیسے ایک راہ ملی تھی دوستانہ بڑھانے کی۔۔

اب وہ جیسے ہی گھر آتا، نمیرہ تھوڑا وقت یہاں وہاں گھوم کر پھر اس کے سر پر سوار ہو جاتی اور خوب گپیں ہانکتی۔۔

اس کے ساتھ باتیں کرنے کا مزہ ہی کچھ اور تھا، ایک تو وہ خاموشی سے سنتا تھا۔ ٹوکتا بالکل نہیں تھا۔۔

پھر اگر نمیرہ کچھ غلط کہہ بھی دیتی تو نرمی سے تردید کرتا اور اس کے بضد ہونے پر ہار ماننے کے انداز میں سر جھکا دیتا تھا۔

اس کے پاس معلومات کا ایک ذخیرہ تھا، اس کی ذہین آنکھوں کی چمک نمیرہ کو متاثر کرتی تھی۔

دھیرے دھیرے وقت گزرنے کے ساتھ نمیرہ اس گھر میں پوری طرح ایڈجسٹ کر گئی تھی۔ بلکہ اسے تو سچ میں اچھا لگنے لگا تھا یہ نیا انداز زندگی۔۔۔

وہ اپنی مرضی سے گھر چلا رہی تھی، اسے کوئی ٹوکنے والا نہ تھا، دادا جان بھی نمیرہ کو خوش دیکھ کر خوشی سے ہی بھلے چنگے ہو رہے تھے۔

سبحان زبیری نے تنخواہ ملنے پر ساری رقم لا کر نمیرہ کے ہاتھ پر رکھ دی، وہ کم تھی لیکن یہ احساس ہی خوش گوار تھا کہ اب نمیرہ کو تنخواہ اپنی مرضی سے استعمال کرنی ہے، دوسرے لفظوں میں یہ نمیرہ جیسی لاپرواہ اور شاہ خرچ لڑکی کا کڑا امتحان بھی تھا کہ اس کم رقم میں پورا مہینہ گزارنا تھا۔۔۔!

مگر اس نے گزارہ کر لیا۔۔کچھ کر د کھانے کا جنون ہی اتنا پُر زور

تھا کہ سب کر گزری۔۔سیحان کے سامنے خود کو ثابت کا شوق

اس سے یہ مشکل کام بھی کر وا گیا تھا۔۔

وہ آلو کے چپس بنا کر کھانا بھی بھول گئی اور ہر دو سرے موقع پر نیا

اور مہنگا سوٹ لینا بھی۔۔۔۔۔۔!

بابا اور دادا جانی لوگوں نے کافی کوشش کی مالی مدد کرنے کی،وہ

نمیرہ کی عیش پسند طبیعت سے اچھی طرح واقف تھے اور کسی حد

تک حیران بھی تھے کہ گزارا اور نمیرہ۔۔۔؟

گویا زمین آسمان ایک ہو رہا تھا۔

اور بقول سیحان کے، نمیرہ اپنی بے وجہ ضد کے باعث اپنی ذات

کو اذیت دے رہی ہے،پر یہ صرف اس کا خیال تھا کیونکہ نمیرہ

اپنی ضد کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سب اپنی خوشی سے کر رہی تھی۔

ایک نہایت چھپا ہوا سچ تو یہ تھا کہ نمیرہ کو سبحان زبیری اچھا لگنے لگا تھا، اسے حیرت ہوتی تھی خود پر۔۔ کہاں اس کے خواب اور کہاں یہ حقیقت۔۔!

زمین آسمان جیسا فرق تھا مگر اسے یہ فرق نظر ہی نہیں آ رہا تھا، شاید واقعی صحیح کہا تھا کسی نے نکاح کے بول بہت پاور رکھتے ہیں۔ اونچے خواب دیکھنے والی نمیرہ سفیر۔۔۔اپنے غریب شوہر سبحان زبیری سے محبت کرنے لگی تھی۔

•••••••••••

نمیرہ گنگناتے ہوئے کچن میں کام کر رہی تھی۔ نا گرمی کا احساس ستا رہا تھا نا تھکن کی پرواہ تھی۔۔

عجیب سی شادی نے اس کا عجیب سا حال کر دیا تھا۔ محبت ٹھنڈی ہوا بن کر اس کے گرد جھومتی تھی اور وہ خیالوں کی دنیا میں خوش رہتی تھی۔

سبحان آفس سے گھر پہنچا تو وہ چونک کر کچن سے باہر جھانکنے لگی۔ فارمل ڈریسنگ میں وہ تھکن زدہ چہرہ لیے قدم بڑھاتا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا جب اسے دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا۔

السلام و علیکم۔۔" نمیرہ کے سلام پر وہ اپنے سرخیاں چھلکاتے" تھکن زدہ چہرے نرم سی مسکراہٹ سجا گیا تھا۔ شہد رنگ آنکھوں میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے۔

کوئی رف سے حلیہ میں بھی اتنا شاندار کیسے لگ سکتا ہے؟ کوئی پیارا لگے تو کیا ایسا لگتا ہے؟

نمیرہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

"داجان کیسے ہیں؟آج کا دن کیسا گزرا۔۔"

وہ وہی سوال دوہرا رہا تھا جو روزانہ آکر پوچھتا تھا۔نا انداز بدلتا تھا نا الفاظ بدلتا تھا۔

مختصر اور مخصوص بات کرنے والا عجیب انسان۔۔

"وہ ٹھیک ہیں۔۔دن اچھا تھا۔۔" نمیرہ اس کے وہی ایک انداز پر منہ بنا کر کچن میں لوٹ گئی۔

"اچھا تو۔۔۔اچھی بات ہے۔۔" وہ اس کے یوں پلٹ کر جانے پر تھوڑا خفیف سا ہو کر بولا۔

"جی۔۔" نمیرہ نے پلٹے بنا جواب دیا تو وہ کچھ پل وہیں رکا اسے دیکھتا رہا پھر قدم آگے بڑھا گیا۔

نمیرہ نے جلدی سے کھانا گرم کر کے لگایا مگر سبحان نے کھانے سے منع کر دیا۔وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

ہمیشہ سے ایسا ہے۔۔ہر وقت مصروف رہ کر خود کو تھکا دیتا ہے" اور جب تھک جاتا ہے تو کھانا پینا اور آرام بھلا کر کتابیں پڑھنے بیٹھ جاتا ہے۔۔

"اس کو زندگی کے کسی موڑ پر سدھار ہی لینا نمیرہ۔۔

داجان اس سے بھی زیادہ منہ پھلا کر بول رہے تھے۔

وہ بے ساختہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

آپ نے آدھی زندگی گزار کر نہیں سدھارا تو میں کیا" سدھاروں گی۔" وہ جیسے مایوس ہوئی تھی۔

تم نہیں تو تمہاری محبت سہی۔۔ مجھ بوڑھے دادا کی اسے کیا" پروا۔۔ تم تو بیوی ہو، لڑ جھگڑ کر سمجھاؤ گی تو دیکھنا کیسے سیدھا ہو گا۔۔"

وہ اسے پٹیاں پڑھانے لگے، نمیرہ کی آنکھیں پھیلیں۔

کیا اتنا سیدھا لگتا ہے آپ کو وہ۔۔آپ کا پوتا ناں پورا گھُنا" ہے۔۔بوڑھے دادا کی فکر نہیں تو میری کیا خاک فکر ہے جس سے شادی کے بعد بات کرنے کے لیے مخصوص جملے تیار کر رکھے ہیں جو روزانہ بول کر فارغ ہو جاتا ہے۔۔ہونہہ۔۔"وہ ہاتھ جھلا کر بولتی اس کی برائیاں کرنے میں مصروف تھی۔

"پتا نہیں یہ انسان کتابوں میں کیا پڑھتا ہے آخر۔۔جو پڑھتا ہے وہی بول دیا کرے۔۔

آج تک بولنا ہی نہیں سیکھا، منہ پر تالا لگا کر رکھتا ہے۔"اس سے زیادہ تو دادا جان نالاں تھے۔

دونوں پر بار اس کی شکایات کرنے میں ایسے ہی مگن ہوتے تھے۔۔سبحان زبیری شاید خود سے جڑے ہر انسان کو مایوس کر دیتا تھا۔۔

نمیرہ کو یکدم احساس ہوا۔ وہ خاموش رہ کر تھک بھی تو جاتا ہو گا؟

شاید جو کہنا چاہتا ہو کہہ نا پاتا ہو یا پھر شاید۔۔ جب وہ بولنا چاہتا تھا

اسے سنا نہیں گیا اس لیے وہ اب بولتا ہی نہیں۔۔

وہ اس کو سوچ کر الجھنے لگی۔

"کیا ہوا نمیرہ؟؟ پریشان مت ہو بیٹا۔۔ وہ ابھی تمہارے ساتھ

زیادہ فری نہیں ہوا اس لیے کم بولتا ہے۔۔"

داجان اس کی خاموشی پر گھبرا کر وضاحت دینے لگے۔ نمیرہ نے

چونک کر انہیں دیکھا۔

"وہ کم بولتا ہے پھر بھی اچھا لگتا ہے۔ آپ رکیں میں کھانے کا

پوچھ کر آتی ہوں۔۔" نمیرہ نے گہرا سانس بھر کر کہا اور اٹھ کر

کمرے سے نکل گئی۔

پیچھے داجان اس کے جملوں پر بے اختیار مسکرائے۔

"بس میرے سیحان کے لیے۔۔۔یہی محبت کافی ہے۔"

وہ بڑبڑائے،ان کے سر سے گویا بوجھ اترا تھا۔

•••••••••••••••

میرا ناول دینے کا یا لکھنے کا بالکل دل نہیں مگر یہ لکھا ہوا شارٹ ناول ہے اس لیے آپ سب کو انتظار کروانا اچھا نہیں لگا۔تو جلدی یہ ناول ختم کر دوں گی۔۔

Zubi Novels Zone

نمیرہ نے کمرے میں جھانکا تو وہ توقع کے مطابق ٹیبل پر بکس پھیلائے مصروف بیٹھا تھا۔

"آپ نے کھانا نہیں کھایا، کیوں؟" وہ کمرے میں قدم رکھتی آہستگی سے پوچھنے لگی۔

ہوں؟" ٹیبل پر کتابیں رکھتا وہ چونکا۔"

نہیں! تم نے کھالیا؟" چیئر گھسیٹ کر ٹیبل کے "

قریب رکھتے ہوئے اس نے غائب دماغی سے اس کا جملہ سنا اور

جواب کے ساتھ ہی سوال بھی کیا۔

ہاں میں نے کھالیا۔۔میں نے آپ سے پوچھا، کھانا کیوں نہیں"

کھایا؟" نمیرہ نے پھر سے سوال دہرایا۔

"اممم۔۔۔! ایکچوئیلی میں بزی ہوں تھوڑا۔۔"

مصروفیت سے بولتا وہ کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔

مجھے لگا بھوک نہیں ہو گی، باہر سے کھا آئے ہوں گے مگر آپ"

تو۔۔۔افف ایسی بھی کیا مصروفیت کہ آپ کھانا ہی چھوڑ دیں۔۔

"حد ہوتی ہے۔

نمیرہ پیر پٹختی باہر نکلی۔ سیحان نے ٹھٹک کر اسے بڑبڑا کر جاتے دیکھا اور مسکرا کر سر جھٹکتا پھر سے مصروف ہو گیا۔۔

وہ سیدھا کچن میں پہنچی۔ کھانا گرم کیا اور ڈال کر کمرے کی طرف واپس آئی۔ ابھی وہ دروازہ کھولنے ہی والی تھی کہ اس کے کانوں میں آواز پڑی۔

ہاں! وہ ٹھیک ہے، تم کیسی ہو۔۔؟؟ نہیں ابھی آفس سے لوٹا ہوں آج وہاں بھی کام زیادہ تھا۔۔۔ کون نمیرہ؟ نہیں وہ نہیں جانتی۔۔" اس کی بات پر نمیرہ کے کان کھڑے ہوئے۔ ایسا کیا تھا جو وہ نہیں جانتی تھی؟

"اس نے پوچھا نہیں، میں نے بتایا نہیں۔۔"

وہ کندھے اچکا کر بول رہا تھا۔ نمیرہ رک گئی۔

(اس نے پوچھا نہیں کہ تم کسی کو پسند کرتے ہو؟ میں نے بتایا نہیں۔۔) نمیرہ نے اس کی بات کو اپنے طرز سے سوچا تھا اور خود ہی اداس ہوئی۔

"یہ ایسی ضروری بات بھی نہیں ہے، وقت آنے پر خود ہی جان جائے گی۔۔" وہ لاپرواہ انداز میں بولا تو نمیرہ کی بے چینی حد سے بڑھنے لگی۔

وقت سے اس کی مراد دوسری شادی تو نہیں؟

کیا وہ جلد از جلد شادی کر رہا تھا۔۔

نہیں، وہ شکایت کیوں کرے گی؟ نمیرہ سمپل سی لڑکی ہے۔" "آئی تھنک اس کو فرق نہیں پڑتا میں کچھ بھی کروں۔۔" وہ کتنے سکون سے بول رہا تھا۔۔

نمیرہ نے لب بھینچے۔ صحیح ہی تو کہہ رہا تھا۔۔

جس طرح اچانک ان کی شادی ہوئی تھی،اس میں اسے کچھ بھی بولنے کاموقع کب ملاہوگا؟اور میں بھلاشکایت۔۔۔کیسے۔۔۔کروں گی؟

اس کی آنکھوں میں نمی کی چادر دھیرے دھیرے پھیلنے لگی تھی۔

وہ پیچھے ہونے لگی مگر پھر کچھ سوچ کراپنے قدم وہیں روک گئی۔

اگراس کی اچانک شادی ہوئی تھی تو نمیرہ کی بھی اچانک شادی ہوئی تھی۔وہ بھی اسی کے داد جان کے کہنے پر بلکہ بیماری کاڈرامہ کرنے پر۔۔

تو وہ کیوں نہیں کرسکتی اس سے شکایت؟

اسے اپنے داداجان سے اصل بات کہنی چاہئیے تھی اور اگر نہیں کہہ سکاتواب ایڈجسٹ کرناچاہیے تھاناں اسے؟بالکل ویسے جیسے وہ کررہی تھی۔۔

اب آگے بڑھو اور اسے جتادو کہ تم نے اس کے سب اعمال سن لیے۔۔" دل نے ہمدردی جتائی تھی۔وہ خود کو کمپوز کر کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

او۔کے بائے۔۔" نمیرہ کو دیکھ کر اس نے کال کاٹ دی۔"

نمیرہ نے بمشکل خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔

"اوہ! میں نے کہا تھاناں کہ میں نے نہیں کھانا۔۔"

وہ کھانے کی ٹرے دیکھ کر شگفتگی سے بولا۔

"آپ نے تو یہ بھی کہا تھا کہ آپ بہت بزی ہیں۔۔"

نمیرہ نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا تو اس نے ٹھٹھک کر نمیرہ کی طرف دیکھا۔

"مگر آپ کتنے بزی تھے، مجھے سمجھ آرہی ہے۔۔"

نمیرہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہوئی تھی۔

"کیا بات ہے ؟ کیا کہنا چاہ رہی ہو۔۔؟"

وہ سنبھل کر بولا اور اپنی نظریں نمیرہ پر گاڑھ دیں پر آج وہ اس کی نظروں سے نروس نہیں ہوئی تھی۔

البتہ اپنی آنکھوں کو بھیگنے سے نہیں روک پائی تھی۔

"واٹ ہیپنڈ نمیرہ؟ آر یو او۔کے ؟ اب کیا غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔" اس نے نمیرہ کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے دوسری کرسی پر اسے بٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

"کیا آپ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں؟ میں جانتی ہوں جن حالات میں ہماری شادی ہوئی آپ سے داجان نے آپ کی پسند نہیں پوچھی ہو گی۔۔

"مجھے پتا ہے آپ اپنی پسند کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔

نمیرہ کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے لگا۔

اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا۔ خوابوں کے برعکس نصیب پایا تھا، اب اپنے شوہر سے محبت ہوئی تو وہ کسی اور کو پسند کرتا تھا۔۔

وہ اتنی کم تر تو نہیں تھی کہ اسے نظر انداز کیا جاتا۔۔

وہ خود سب سوچ کر خود ہر بات طے کر رہی تھی۔

سیحان ہکا بکا سا نمیرہ کو دیکھنے لگا۔

"اوہ! تم تو واقعی پاگل ہو نمیرہ۔۔" اس نے سر جھٹکا اور پھر مسکرا کر نمیرہ کو دیکھتا کھانا کھانے لگا۔

اور نمیرہ کو غصہ آنے لگا۔ کتنا معصوم بن رہا ہے؟ کتنی تیزی سے خود کو سنبھال لیا اس نے۔۔۔!

"دیکھو! آج کل کتنی مہنگائی ہے۔۔ میں غریب سا بندہ ہوں، میری کل جائیداد یہ گھر اور یہ کتابیں ہیں۔۔

میری سیلری بھی زیادہ نہیں ہے،ایسے میں کہاں سے افورڈ کر سکتا ہوں دو دو بیویاں؟"

نہایت شگفتہ لہجے میں کہتا وہ آخر میں معصومیت سے نمیرہ کو دیکھنے لگا۔ مگر نمیرہ تو مسکرا بھی نہیں سکی تھی۔ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

(تو یہ وجہ ہے کہ تم مجھے طلاق نہیں دے سکتے سیحان زبیری؟)

محبت میں شک آئے اور دل ایک بار الٹ جائے تو اسے سیدھا کرنا اتنا آسان کب ہوتا ہے۔۔؟

•••••••••••••

اس روز کے بعد سے سیحان زبیری بہت مصروف رہنے لگا تھا اور نمیرہ اس کی باتیں یاد کر کر کے خود کو جتنا سمجھانے کی کوشش کرتی رہی مگر اس کی طبیعت اداس سے اداس تر ہوتی گئی۔

تھک کر اس نے سبحان اور دا جان سے اجازت لے کر دو دن میکہ میں گزارے۔ عبیرہ اور یزدان کی شرارت بھری لڑائیاں اور میران کی چھیڑ چھاڑ نے نمیرہ کی طبیعت کافی حد تک سنبھال لی تھی۔

دوسرے دن صبح کے وقت نمیرہ اپنی ماں کے ساتھ سبزی کاٹتی دنیا جہان کی باتیں کر رہی تھی۔

"عفیرہ خوش ہے اپنے گھر میں ؟" نمیرہ نے سوال کیا۔

"ہاں ! بہت زیادہ۔۔بھابھی مجھ سے بھی زیادہ پیار کرتی ہیں اسے۔۔اس گھر میں بھی پیار مل رہا ہے۔

یزدان اور عبیرہ بھی روزانہ شام کو وہاں جاتے ہیں، خود بھی ہر دوسرے دن یہاں آجاتی ہے ہم سے ملنے کے لیے۔۔مطمئن ہے شکر اللہ کا۔۔"

خوشی اور جوش سے بولتے بولتے ان کی نظر نمیرہ کے سنجیدہ چہرے پر پڑی تو چپ سی ہو گئیں۔

اور کچھ کچھ پریشان بھی۔۔ نمیرہ کی طرف سے لاکھ پوچھنے کے باوجود بھی گھر والوں کو جواب نہیں مل رہا تھا کہ وہ سچ میں خوش ہے یا نہیں۔۔۔!

"ہاں شکر ہے۔۔ وہ سب عفیرہ کو ملا جو ہر لڑکی چاہتی ہے، خوش نصیب ہے۔۔ اللہ خوش رکھے۔۔۔"

نمیرہ نے کب توقف کے بعد بولتے ہوئے نے دل سے دعا دی۔

اس کا دل بھر آیا تھا۔ عفیرہ خوش تھی اسے چاہ ملی، محبت اور مان ملا۔۔ اور وہ خود۔۔۔؟

ان چاہے نکاح کے بعد یک طرفہ محبت کر بیٹھی تھی۔۔

اپنی زندگی کا عفیرہ کی زندگی سے موازنہ کر کے خود ترسی کا شکار ہوتی وہ لب بھینچے خود کو رونے سے روک رہی تھی۔

تم خوش ہو ناں نمیرہ۔۔؟سبحان بہت پیارا اور اچھا لڑکا ہے،"

شاہد چچا بھی۔۔ تمہارا خیال تو رکھتے ہوں گے وہ لوگ؟ بتاؤ نمیرہ

"تم بھی خوش ہو ناں؟

اس کی ماں نے پریشانی سے پوچھا وہ ان کے لہجے میں خوف صاف محسوس کر رہی تھی۔

دادا جان کی کھوجتی نظریں اور بابا کا یک ٹک دیکھنا بھی پہلے روز سے محسوس کر رہی تھی۔

وہ جان گئی وہ لوگ جذباتی پن میں اپنا فیصلہ اس پر تھوپ کر اب گھبرا رہے تھے۔انہیں ڈر تھا وہ خوش نہیں ہو گی یا اب بھی ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی۔

ان کا ڈر غلط تھا مگر فی الحال نمیرہ کے لیے دنیا کا مشکل ترین کام ان دونوں کے حق میں بولنا تھا۔۔

وہ ایڈ جسٹ کر گئی تھی مگر اس کا شوہر اس سے لاپرواہ تھا۔ان کا تعلق اب بھی اجنبی تھا۔۔

وہ ایک کمرے میں سوتے تک نہیں تھے اس کے بعد کیا تسلی دیتی سب کو جب اسے ہی تسلی نہیں تھی۔۔۔

نجانے وہ کیسے لوگ ہوتے ہیں جو خود کو کمپوز کر لیتے ہیں، بول لیتے ہیں حتیٰ کہ روتے دل کے ساتھ مسکرا بھی لیتے ہیں۔۔ نمیرہ کے لیے یہ سب بالکل آسان نہیں تھا۔اس کی خاموشی پر ماں رونے لگیں۔

"میرا کوئی قصور نہیں نمیرہ۔۔میں نے تو تمہارے بابا کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔

میں نے بہت کہا کہ ہمدردی میں اپنی بیٹی کو قربان مت کریں، پر انہوں نے نہیں سنا۔۔ میں اب بھی لڑتی ہوں ان سے۔۔ تمہیں عیش بھری زندگی دے کر ایسے گھر میں دے دیا جہاں کمانے والا ایک ہے اور وہ ایک بھی بہت کم کماتا ہے۔۔

مجھے یہی ڈر تھا کہ تم ساری زندگی کا روگ پال لو گی نمیرہ۔۔ تم بہت پیارا ہنستی بولتی تھیں، یوں اس طرح ہمیں سنجیدگی کی مار مت مارو نمیرہ۔۔

"جو گلہ شکوہ ہے ہم سے، کرو۔۔ مگر خوش تو رہو۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

نمیرہ سر جھکائے لب کاٹی رہی۔۔ اگر اپنے آنسوؤں کو بہنے دیتی تو ان کے خدشے سچ ثابت ہوتے تھے، خاموش رہتی تب بھی ان کی تکلیف بڑھتی تھی۔

سیحان زبیری تو بہت اچھا لڑکا ہے نمیرہ۔۔"

احترام اور نرمی سے پیش آنے والا۔۔ کیا اس کا رویہ تم سے خراب ہے؟ میں تو اسے دیکھ کر کچھ مطمئن ہو گئی تھی۔۔

لیکن۔۔ ظاہر ہے اکثر ہم جو سمجھتے یا چاہتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔۔۔

بولو نا کچھ تو نمیرہ۔۔" وہ خود سوال کرتیں، احساسات بتاتیں، خدشات بتاتیں اور پھر خود ہی جواب دے کر رونے لگتیں۔

وہ ڈری ہوئی تھیں نمیرہ کے نصیب سے۔۔ نمیرہ بھی ڈری ہوئی تھی اپنے مستقبل سے۔۔

آپ نے جیسا سمجھا تھا، وہ ویسا ہی ہے۔۔"

وہ بہت اچھا ہے اماں۔۔" نمیرہ نے خود کو سنبھال ہی لیا تھا۔

بڑی دقتوں سے۔۔ آخرکار۔۔۔

سرِ شام تائی جان، جبران کبیر، عفیرہ اور میران آگئے۔ ان کی تھوڑی ہی دیر بعد صفوان کبیر بھی اپنی بیوی منزہ اور بیٹی عشنا سمیت آگیا۔

نمیرہ سادہ سے لہجے میں تائی جان کے ساتھ یہاں وہاں کی باتیں کر رہی تھی۔ شوخی و شرارت اس کے لب و لہجہ اور انداز سے غائب ہو چکی تھی۔

تم بہت بورنگ ہو گئی ہو نمیرہ۔۔" جبران کبیر نے حیرت" سے تبصرہ کیا۔ شاید اس کو وہی نمیرہ چاہیئے تھی جو بڑی بے باکی کے ساتھ اس کے جذبات اور عفیرہ کے دل کا حال شئیر کرتی تھی۔

"صرف بورنگ نہیں بلکہ عجیب و غریب بھی۔۔"

میران نے نمیرہ کو گھورا اور وہ جو میران کے ایک ذرا سے تبصرے پر ناں سٹاپ اس کی عزت افزائی کرتی تھی اب ایک ہلکی سی مسکراہٹ پر ہی اکتفا کیا۔۔۔!

میران حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگا۔

یار آپا۔۔آپ کیا بن کر آ گئی ہیں۔۔؟" یزدان چڑ گیا"

نمیرہ کا یہ روپ کسی سے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

نمیرہ سب کی فکر مندی اور اپنی ماں کو پھر سے رونے کی تیاری کرتا دیکھ کر سنبھلی۔۔

(اب نہیں۔۔اب اور نہیں نمیرہ۔۔!)

کیا بن گئی ہوں؟ کوئی ایلین تو نہیں بن گئی؟"

پہلے مجھے لگتا تھا میں بچی ہوں، اب بڑی اور سمجھ دار ہو گئی ہوں بس اتنی سی بات ہے۔۔"

نمیرہ اب کی بار قدرے شرارت سے بولی تھی۔۔

"اور ایلین نہیں، سنجیدہ بی بی اور کافی بونگی سی بن گئی ہو۔۔اور بڑی نہیں بلکہ چہرے سے لگتا ہے جیسے حواس اڑے ہوئے ہیں تمہارے۔۔

"چہرے پر چوبیس گھنٹے بارہ ہی بجے رہتے ہیں اور۔۔۔

میران حسب عادت شروع ہو چکا تھا۔

"تم تو بس ہی کر دو میرو۔۔" اور نمیرہ کا میرو کہنا ہی اس کو آگ لگا گیا تھا۔ وہ دانت کچکچا گیا۔

سب بڑے ان کو لڑتا چھوڑ کر اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے جب میران نے اسے گھورا۔

"تم جیسی بد تمیز، پھوہڑ اور جاہل لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔" میران غصے سے بولا۔

"لگتا ہے سنیعہ نے جانے سے پہلے خوب مرچوں والے کریلے کھلائے ہیں اور کھاتے رہنے کی تاکید کر کے گئی ہے۔۔" نمیرہ اب بھی پر سکون تھی۔

"جی نہیں! البتہ تمہارا اسیحان زبیری ضرور تمہیں گھاس چرنے کو دیتا ہے روز۔۔ جانتا ہوں سب۔۔۔ اس لیے تو گھاس چرنے والی گدھی بن گئی ہو تم۔۔"

اس کی بات پر نمیرہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

"میرے سیحان زبیری کا نام بھی دوبارہ مت لینا، ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میران کبیر۔۔

"وہ کتنا زبردست انسان ہے تم لنگور کیا جانو۔۔

نمیرہ نے وارننگ دے کر بے نیازی سے جتایا۔ اس کی بات پر جبران، یزدان اور میران نے خاصا لمبا "اووووہ" کیا تھا۔

تو یہ معاملہ ہے۔۔" عبیرہ لوگ چھیڑنے لگے۔"

نمیرہ کی نظر ماں کے مسکراتے چہرے پر پڑی تو وہ ہلکی پھلکی ہوگئی۔۔اس نے کر دکھایا تھا۔۔

اس نے ان لوگوں کے دلوں سے خدشات یقیناً مٹا دیئے تھے۔

اس نے اپنا آپ خوش اور مطمئن ظاہر کر دیا۔۔

اسی رات اچانک سیحان زبیری اسے لینے آگیا۔

نمیرہ کو اس کی آمد کا سن کر حیرت ہوئی۔اس کے سامنے گئی تو یک ٹک اس کو دیکھتی چلی گئی تھی۔

اس کے خوب صورت چہرے پر پھیلی تھکن زدہ مسکراہٹ اسے نہایت ساحر بنا رہی تھی۔ نمیرہ نے ان دو دنوں میں اسے کتنا یاد کیا تھا، وہ خود بھی خود پر حیران ہوتی تھی۔

جانے کے لیے تیار ہوئی تو مریم بیگم نے ڈھیر سارے شاپنگ بیگز اس کو پکڑائے۔ وہ ٹھٹک گئی۔

"یہ سب کیا ہے اماں۔۔ مجھے کچھ نہیں لینا۔"

وہ ہاتھ پیچھے کرتی فوراً انکار کر گئی تھی۔

پلیز نمیرہ ضد مت کرو ناں! یہ میں نے تمہاری شادی کے بعد" اپنی خوشی سے تمہارے لیے خریدا ہے سب۔۔

نجانے کیا سوچ کر تم ہر بار انکار کر دیتی ہو۔۔ یہ ضد کیوں کر رہی "ہو، ماں کی نیت پر بھی شک ہے کیا؟

نمیرہ نے تھک کر ماں کے اداس چہرے کو دیکھا۔ انہوں نے نمیرہ کے لیے شاپنگ کی تھی اور وہ جانتی تھی کہ کتنے مہنگے شوز اور ڈریسز تھے۔۔

ہاں مگر وہ نہیں جان پارہی تھی کہ وہ کیا سوچ کر انکار کرتی تھی؟

نمیرہ نے ان کی خوشی کی خاطر وہ شاپنگ بیگز پکڑ لیے۔

اور اپنی ماں کا خوشی سے جگمگاتا چہرہ کر ہی شرمندہ ہو گئی۔ وہ انہیں اتنی تکلیف کیوں دیتی رہی؟ وہ تو واقعی بے قصور تھیں، بلکہ کوئی قصوروار نہیں تھا۔۔ نجانے کیوں اس کا دماغ۔۔۔۔ افففف!

اور یہ سیحان کے لیے میری طرف سے تحفہ ہے۔۔" انہوں" نے خوشی سے، مزید بیگز پکڑائے۔

مہنگے پرفیومز، واچ، ڈریسز، شوز، پینٹ شرٹس۔۔

"یہ سب سامان بہت زیادہ ہے اماں۔۔ کیا وہ لے لے گا؟"

نمیرہ نے اتنا سب کچھ دیکھ کر تذبذب سے کہا۔

ناجانے سیحان زبیری کس مزاج کا تھا۔ وہ تحفے تحائف پسند کرتا تھا یا بوجھ سمجھتا تھا۔ وہ اسے آج تک جان ہی تو نہیں پائی تھی۔

کیوں نہیں لے گا؟" ان کا خوف زدہ چہرہ دیکھ کر نمیرہ کو ہنسی آ گئی۔۔اسے آج سمجھ آئی تھی زرا سی بات پر گھبرا جانے والی عفیرہ کس پر گئی تھی۔

"لاؤ۔۔میں خود اسے دے دیتی ہوں۔۔میں بھی اس کی ماں ہوں اور ماں کا تحفہ وہ کیسے ٹھکرا سکتا ہے؟"

وہ بڑی مضبوطی سے بولتے ہوئے شاپر تھامتی کمرے سے باہر نکلیں اور نمیرہ وہیں رک کر خاموش نظروں سے شیشے میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔۔۔!

وہ واقعی بدل گئی تھی۔۔وہ بدل رہی تھی۔۔

••••••••••••

وہ گھر آئی تو سب نئے سرے سے یاد آ گیا۔

"داجان آپ نے اتنی جلدی شادی کروانے سے پہلے سیحان سے پوچھا تھا؟" اگلی صبح ناشتہ دے کر نمیرہ نے سرسری لہجہ اپنا کر اچانک پوچھ لیا۔

اس کے سوال پر وہ چونک گئے۔

"کیوں؟اس نے تم سے کچھ کہا ہے؟" جواب میں سوال کرتے وہ پریشان نہیں ہوئے البتہ حیران ضرور ہوئے۔

"نہیں تو۔۔وہ تو کچھ نہیں کہتے۔۔بلکہ وہ بولتے کب ہیں۔۔" نمیرہ نے جلدی سے کہا۔

"تو کیا اس کے رویئے میں کچھ غلط محسوس کیا ہے تم نے؟" وہ اب پوری طرح سے کھوج لگا رہے تھے۔

"بالکل نہیں،ان کا رویہ بھی بہت نائس اور کائنڈ ہے۔۔" نمیرہ نے پرزور تردید کرتے ہوئے بے ساختہ تعریف کی۔

"ہاں! وہ ایسا ہی ہے، لونگ اور کیئرنگ۔۔"

لو جی انہوں نے بڑی چالاکی سے دو اور خاصیتیں بھی گنوا دیں۔

نمیرہ بس مسکرا کر رہ گئی۔

خیر! وہ تو صحیح ہے مگر تم نے کیوں پوچھا؟" "محبت سے اس کا ذکر کرتے ہوئے وہ اب شاید اسی کو سوچنے میں مگن ہوئے پھر اچانک خیال آنے پر بولے۔

ایویں!" نمیرہ نے کندھے اچکائے۔"

بات تو کرنی تھی، تمہید کیسے باندھتی۔۔۔

میں نے سوچا ہو سکتا ہے ان کو کوئی لڑکی پسند ہو اور آپ کے" کہنے پر خاموش ہو گئے ہوں بلکہ خاموش ہونا پڑا ہو۔۔ آپ بیمار "بھی تو تھے۔۔

نمیرہ نے لاپرواہ انداز میں بولتے اصل بات نکالی۔

اور وہ غیر متوقع طور پر مسکرانے لگے۔

آپ مسکرائے کیوں؟ کیا یہ سچ ہے۔۔" نجانے نمیرہ کے اندر" یہ شکی عورت کب پیدا ہوئی تھی۔

نہیں! تم خوامخواہ شک کر رہی ہو، تم شاید جانتی نہیں ہو، میں" صرف دادا نہیں بلکہ اس کے بچپن سے اس کا بہترین دوست اور "راز دار بھی ہوں۔۔

نمیرہ نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا، یہ بات مسکرانے کی بہر حال ناں تھی۔

اور میں جانتا ہوں وہ کسی کو پسند نہیں کرتا تھا۔"

"وہ تمہارے ساتھ خوش ہے بہت۔۔ یقین کرو۔۔

وہ مطمئن تھے اس کی زندگی سے بھی اور اپنے فیصلے پر بھی مگر نمیرہ کو بہت افسوس ہوا۔

یہ اعتبار، یہ مان بہت جلد ٹوٹنے والا تھا۔۔تب کیا وہ اس طرح فخر سے کہہ سکیں گے کہ وہ ان کے بہترین رازدار اور دوست تھے؟

نہیں! ہاہ! مجھے افسوس ہوا۔۔دل نے دکھ سے کہا اور نمیرہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے باہر آئی۔

سامنے ہی صوفے پر کتابیں کھولے سبحان زبیری کچھ پڑھنے میں بری طرح مگن تھا۔ نمیرہ نے حیرت سے گھڑی دیکھی، 8 بج رہے تھے اور وہ روزانہ اس وقت آفس جانے کے لیے جلدی میں ہوتا تھا۔

مگر آج یہ سکون۔۔۔! کتابیں اور کتابیں۔۔۔

"لگتا ہے کافی آرام پرست ہو گئے ہیں آپ۔۔"

نمیرہ اس کے سر پر جا پہنچی۔اس نے سر اٹھا کر نمیرہ کو دیکھا اور پھر سے سر جھٹک کر کتاب میں گم ہو گیا۔۔۔! نمیرہ کا اس رد عمل پر منہ کھل گیا۔

"آپ نے آج آفس نہیں جانا کیا؟" وہ ہمت کر کے اسے یاد دلانے لگی کہ شاید جانا بھول گیا ہو۔

"نہیں!" مختصر سا جواب ملا۔

"کیوں؟" نمیرہ نے سوال کیا۔

"تم بہت دماغ کھاتی ہو۔۔" یہ کیسا جواب تھا۔۔

نمیرہ نے اسے سنجیدگی سے دیکھا اور افسردہ ہوئی۔

"تنگ آ گئے ناں مجھ سے؟" کچھ توقف کے بعد اس نے خاصے دکھ سے کہا۔

کیااس کا کوئی حل ہے؟'' اس کی توجہ ابھی بھی کتاب پر تھی۔''

نمیرہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

''ہاں جی حل ہے ناں۔۔جان چھڑوا لیجئیے مجھ سے۔۔''

نمیرہ نے جل کر کہا۔پر وہ خاموش رہا۔۔

جیسے نمیرہ نے اس کے دل کی بات چھیڑ دی ہو۔

وہ مزید اس کے قریب جا رکی۔آج اسے جاننا تھا کہ کیا چیز اسے نمیر کے ساتھ جوڑے ہوئے ہے۔

آپ شاید بس میرے ساتھ رہنے پر مجبور ہیں؟''

''کیا دا جان کی وجہ سے؟یہی بات ہے ناں؟

نمیرہ نے روہانسے لہجے میں پوچھا۔سیحان نے گہرا سانس بھر کر کتاب بند کی۔

مجھے کس نے روکا ہے طلاق دینے سے؟''

"میں دے سکتا ہوں۔۔ مگر نہیں دی۔

وہ نارمل لہجے میں بول رہا تھا۔ نمیرہ نے غصے سے سیحان زبیری کے پر سکون چہرے کو دیکھا۔

یعنی جس دادا نے بستر پکڑ کر ایموشنل ڈائیلاگ بازی کی اور) میرے باپ، دادا نے ہمدردی سے آنسو پونچھتے ہوئے جھٹ پٹ مجھے جہنم میں دھکیل دیا اور دا جان بدستور زندہ بلکہ ہٹے کٹے ہیں، جیسے مرنا ہی بھول گئے۔۔ تو ان کا لحاظ بھی نہیں کریں گے (موصوف۔۔

نمیرہ نے یہ سوچا ضرور تھا پر کہنے کی ہمت نہیں ہو سکی تھی۔

سیحان اس کی گھورتی آنکھیں خود پر محسوس کرتا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"اگر میرے بس میں ہوتاناں تواس غریب کی اکلوتی جائیداد، یہ گھراوراس میں موجود ساری کتابیں حق مہراور طلاق دینے کی صورت میں اپنے نام لکھواتی۔۔

تو پھر میں دیکھتی کیسے طلاق دے سکتے تھے مجھے۔۔" نمیرہ اس کی خاموشی پر بھڑک گئی۔

اس کی بات سن کر وہ کتابیں پرے دھکیلتا سر اٹھا کر پھر سے اس کو دیکھنے لگا۔

نمیرہ بازو کمر پر رکھے اس کی جھکی اسے گھور رہی تھی۔ وہ اپنے سامنے صوفہ پر جگہ بنا کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے سامنے بٹھا گیا۔

نمیرہ چونک کر اسے دیکھنے لگی، اسے لگا وہ مسکرا رہا ہے مگر وہ سنجیدہ تھا۔

کیا وہ غصہ کرنے والا تھا؟ فیصلہ سنانے والا تھا؟

نمیرہ نے پریشانی سے پہلو بدلا اور اپنی تیز گام کی طرح چلتی زبان کو کوسا تھا۔

....

کیا وہ غصہ کرنے والا تھا؟ فیصلہ سنانے والا تھا؟

نمیرہ نے پریشانی سے پہلو بدلا اور اپنی تیز گام کی طرح چلتی زبان کو کوسا تھا۔

Zubi Novels Zone

"میں نے پڑھنے کے لیے چھٹی کی تھی نمیرہ۔۔

میرا کل پیپر ہے اور میں اس وقت صرف پڑھنا چاہتا ہوں تو کیا تم اپنی غلط فہمیوں اور سوالات کو بریک لگا سکتی ہو۔۔" اس نے بے چارگی بھرے لہجے میں نمیرہ سے التجا کی۔

اس کی بات پر پہلے تو وہ غصے سے اٹھی مگر پھر اس کا پہلا جملہ سوچ کر چونک گئی۔

میرا کل پیپر ہے؟ کس چیز کا پیپر تھا؟ وہ پڑھتا تھا؟ کہاں؟ کب؟

ہر بات سے بے خبر نمیرہ حیرت سے مڑی۔

وہ پھر سے کتابیں کھول کر اب ساتھ لیپ ٹاپ بھی اپنی ٹانگوں پر رکھ کر مصروف ہو چکا تھا۔

آپ نے ابھی کیا کہا؟" نمیرہ نے کنفرم کرنا چاہا۔"

میں پڑھ رہا ہوں۔۔" لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑھے وہ بولا اور" ہمیشہ کی طرح الٹا ہی جواب دیا تھا۔

نمیرہ اس کی بے توجہی پر خفگی سے سر جھٹک کر وہاں سے چلی آئی تھی مگر ذہن الجھ گیا تھا۔

وہ کس کلاس میں پڑھ رہا تھا، کون سی ڈگری لے رہا تھا، کس یونی ورسٹی میں جاتا تھا۔ نمیرہ کا چھوٹا سادماغ سوچوں سے پوری طرح بھر چکا تھا۔

اسے اپنی بے خبری پر دکھ بھی تھا اور ناراضگی بھی۔۔

یہ کیسی شادی تھی؟ کیا جیون ساتھی ایسے ہوتے ہیں؟ وہ ہمیشہ اسے جاننے کے لیے کوشاں رہتی تھی اور ہر بار اسے چھپا ہوا کسی راز سا لگتا تھا۔

اسے شدت سے احساس ہونے لگا کہ وہ سبحان زبیری کے بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں ہے۔ وہ اسے کچھ بتاتا ہی نہیں تھا۔۔ خیر وہ بات ہی کب کرتا تھا۔

اس کا دل چاہا اس گھُنے کے سر پر جا کر چیخے، اس سے لڑے اور سب چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے چلی جائے مگر یہ دل۔۔ ہاہ۔۔ کسی

نے سچ کہا ہے انسان کا سب سے بڑا دشمن تو اس کا اپنا دل ہوتا ہے۔

نمیرہ کو بھی اس کے دل نے ہر بار رک جانے پر مجبور کیا تھا اور ہر بار اپنی مجبوری پر وہ کڑھ کر رہ جاتی تھی۔۔

اس نے بددلی سے ناشتے کے برتن سمیٹے اور کچن میں جا کر دھونے لگی۔ آج برتن دھوتے ہوئے بھی اس نے اچھا خاصہ شور کیا تھا جس کی وجہ سے باہر بیٹھے سیحان نے زچ ہو کر کانوں میں ہینڈز فری لگا لیے مگر اسے بیٹھنا وہیں تھا۔

وہ اکیلے گھر میں بھی سٹڈی روم میں بند ہو کر پڑھائی کرنے والا سیحان اب ڈرائنگ روم میں جا کر بیٹھ جاتا تھا۔ ارد گرد گھومتا، کام کرتا نازک وجود اس کی نظروں میں آ کر اسے زندگی کا احساس دلاتا تھا۔

وہ نمیرہ کی موجودگی محسوس کر کے فریش ہو جاتا تھا مگر وہ اسے یہ سب بتا نہیں پاتا تھا۔

نمیرہ نے برتن دھو کر رکھے اور باہر آ کر صفائی کرنے لگی اور آج تو اس کا بس نہیں چل رہا تھا پورے گھر کی تفصیلی صفائی کرے۔۔

ڈرائنگ روم کی صفائی کرتے ہوئے دو تین بار اس کی نظر بھٹک کر سبحان زبیری پر پڑی اور وہ ہر بار نمیرہ کو دیکھ کر ہنستے ہوئے سر نفی میں ہلاتے ہوئے سکرین کی طرف متوجہ ہو جاتا تھا۔۔

وہ اس کی مسکراہٹوں پر بری طرح چڑ گئی۔۔

خوشی کس بات کی ہے آپ کو؟؟ میرے منہ پر کوئی لطیفہ لکھا ہے کیا؟" وہ غصے سے اس کے سر پر پہنچی۔ وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

تم نے کچھ کہا؟‘‘ ہینڈز فری اتار کر پوچھتا وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا’’ جیسے کچھ جانتا ہی نا ہو۔۔

نمیرہ اس کے سوال پر تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔ پیچھے وہ کتنی دیر اپنی غصیلی پاگل بیوی پر ہنستا رہا تھا۔

ماسیوں والا حلیہ بنائے سر سے پیر تک الجھے بکھرے حلیہ میں وہ غصے سے سرخ چہرہ لیے سیدھی سبحان زبیری کے دل میں اتر رہی تھی۔

وہ شاید دنیا کا پہلا شخص تھا جسے اپنی اتنی اجڑی صورت والی بیوی پیاری لگ رہی تھی۔

وہ دونوں منفرد تھے، دنیا سے الگ ہی تھے۔ اس لیے تو ساتھ تھے۔ اسی لیے ان کے دل آپس میں بندھے تھے۔

نمیرہ اپنے کمرے میں جا کر فریش ہوئی اور نم بال سلجھا کر ڈوپٹہ اوڑھتی داجان کے پاس جا بیٹھی۔

آج آنے میں دیر کر دی۔۔" تنہائی سے بے زار داجان شاید اسی کے منتظر تھے، تبھی سوال کیا۔

ہاں۔۔بس۔۔وہ۔۔" اب کیا کہتی ان کے پوتے نے دماغ کو" ایسا الجھا رکھا تھا کہ دو منٹ کا کام وہ بیس منٹ میں کرنے لگی تھی۔چپ ہو گئی۔

سیحان آج گھر پر ہے؟" داجان نے سوال کیا۔"

پتا نہیں۔۔میں نے نہیں دیکھا۔" وہ مکر گئی۔"

ایسے بن گئی جیسے سیحان زبیری نامی شخص زندگی میں کبھی دیکھا ہی نا ہو۔۔

کیا وہ ان کے ہی گھر میں رہتا تھا؟ وہ انسان تھا؟

اچھا؟ بھئی اسے تو کچھ نہیں پتا تھا۔

داجان اس کے ڈراموں سے اب واقف ہو چکے تھے۔اس لیے ہنس کر اسے دیکھنے لگے۔

وہ کچھ وقت داجان کے پاس بیٹھی رہی اور یہاں وہاں کی باتیں کرتی رہی مگر پہلی بار اس نے سیحان زبیری کی کوئی بات نہیں کی تھی۔

یعنی ناراضگی کا کھلم کھلا اظہار کر رہی تھی۔

کچھ دیر بعد اٹھ کر دوپہر کا کھانا بنانے کچن میں آ گئی۔ سبزی بناتے وقت نمیرہ کی نظر آلوؤں پر پڑی تو اتنے وقت بعد پھر سے چپس بنانے کو دل مچل اٹھا۔

اس نے بہت عرصہ روکا تھا خود کو، حالات کی وجہ سے کم آمدنی میں گزارا کرتی رہی تھی مگر اب نہیں رہ سکی تھی۔

ہاں اتنا کیا کہ صرف ایک آلو اٹھا کر تھوڑے سے چپس بنائے اور وہیں سٹول پر بیٹھ کر کھانے لگی۔

چٹخارے لے کر کھاتے ہوئے قدموں کی چاپ پر نظر اٹھائی تو دروازے پر کھڑے سبحان زبیری کے سنجیدہ چہرے پر نظر پڑی۔ نمیرہ گڑبڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی وضاحت دیتی۔ وہ تیزی سے پلٹ کر وہاں سے چلا گیا۔

نمیرہ نے بددلی سے پلیٹ شیلف پر رکھی اور سر پکڑ لیا۔ وہ کیا سوچ رہا ہوگا؟ وہ اتنا سنجیدہ ہو کر کیوں پلٹا؟ یقیناً اسے نمیرہ کی یہ چھپ کر کی جانے والی عیاشی ناگوار گزری ہوگی۔

وہ پھر سے منفی سوچوں میں الجھ چکی تھی مگر اس کے پیچھے جا کر پوری بات واضح کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

وہ پورا دن سبحان زبیری سوچ میں گم، سنجیدہ سا رہا تھا۔۔کیوں؟
نمیرہ یہی سوچ سوچ کر پاگل ہوتی رہی اور اس کے سامنے جانے
پر شرمندہ ہوتی رہی۔

وہ شرمندہ تھی کہ سبحان زبیری کی محنت کی کمائی سے لیے گئے
مختصر سامان میں اس نے یوں چپس کیوں بنا لیے۔۔

یہ رزق اور اس گھر کی ہر چیز پر اس کا حق تھا مگر اس حق کا اسے
احساس نہیں دلایا گیا تھا۔ سبحان زبیری سنجیدہ ہو گیا تھا مگر اسے
اپنی سنجیدگی کی وضاحت نہیں دے پایا تھا۔

وہ نہیں بتا پایا کہ نمیرہ کو یوں چھپ کر تھوڑے سے چپس کھاتے
دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا، اسے اپنا آپ برا لگ رہا تھا کہ
اس کی بیوی بن کر آنے والی لڑکی یوں گزارہ کر رہی تھی۔
ایسے کھانے کے لیے ترس رہی تھی۔

ان کے رشتے میں ابھی جو جھجک تھی وہ انہیں پریشان کرتی تھی مگر ہمت دونوں نہیں کر پائے اور کئی دن اسی طرح اپنی اپنی جگہ دونوں چور سے بنے رہے تھے اور داجان یہ سب محسوس کر کے جلنے کڑھنے کے سوا کچھ نہیں کر پا رہے تھے۔

•••••••••••••••

نمیرہ چائے بنا کر داجان کے کمرے میں پہنچی تو سیحان کو وہیں بیٹھا دیکھ کر دروازے پر ہی رک گئی۔ وہ بے وقت گھر کیسے آگیا تھا۔ ابھی تو دن کے چار بج رہے تھے اور اس وقت عموماً سیحان زبیری جاب پر ہوتا تھا۔

"آجاؤ نمیرہ۔۔ ایک تو چائے بنانے میں اتنی دیر لگا دیتی ہو کہ حد نہیں۔۔" داجان مسکرا رہے تھے۔

وہ گہرا سانس بھر کر قدم بڑھاتی ٹرے ٹیبل پر رکھ گئی۔ سیحان نے ایک نظر اس کے سادہ چہرے پر ڈالی۔

"کیا مجھے بھی چائے مل سکتی ہے؟" سیحان نے دو کپ دیکھ کر آہستگی سے فرمائش کی۔

"تم نے آکر اپنی بیوی کو نہیں بتایا کہ گھر آئے ہو؟ یہ کیا حرکت ہوئی بھلا۔۔اب وہ تمہارے لیے الگ سے چائے بنائے گی کیا؟" داجان اپنے پوتے کی لاپرواہی پر دل جلے انداز میں بولے تو سیحان شرمندہ ہو گیا۔

نمیرہ نے خاموشی سے اپنا چائے کا کپ کھسکا کر اس کے سامنے کر دیا۔ وہ اس کی حرکت پر اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"میں نے اپنی بیوی کو اس لیے نہیں بتایا تا کہ ہم دونوں ایک ہی کپ شئیر کر سکیں۔۔آپ بوڑھے ہیں آپ کو ایسی باتوں کا کیا

پتا۔۔" سیحان یکدم چائے کا کپ اٹھا کر گہرے لہجے میں بولا تو دا جان کو اچھو لگا۔

نمیرہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے اس کم گو سیحان کو دیکھ رہی تھی جو بولتا اُدھار پر تھا اور آج شوخیاں سُوجھ رہی تھیں۔

"مجھے بہت کچھ پتا ہے۔ جو ہمارا زمانہ تھا تب۔۔ تمہاری دادی اور میں۔۔۔" داجان ماضی میں ڈوبتے جانے کون سے قصے کہانیاں چھیڑنے والے تھے جب نمیرہ اور سیحان دونوں نے گھبرا کر انہیں روکا۔

"اچھا بس چھوڑیں جو بھی کرتے تھے۔۔" سیحان نے انہیں باقاعدہ روک کر چپ کروایا۔

"آپ کی چائے ٹھنڈی ہو جائے گی داجان۔۔ پھر نا کہیے گا گرم کر کے لا دو۔۔ پہلے چائے پئیں پھر باتیں کرنا۔"

نمیرہ نے بھی دوسری جانب ان کے پاس بیٹھتے ہوئے وارننگ دی تھی۔ وہ منہ بنا گئے۔

"سیحان کی دادی کے ساتھ میں اتنی باتیں کرتا تھا کہ وہ بار بار چائے گرم کر کے لا دیتی اور میں باتوں میں ٹھنڈی کر دیتا تھا۔۔ مگر کبھی آخری گھونٹ تک چائے ٹھنڈی نہیں پینے دیتی تھیں مرحومہ۔۔"

داجان نے اپنی یادیں دوہراتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔

"جانے دیں داجان اب کچھ زیادہ ہی ہو رہا ہے۔"

سیحان چائے کا سپ بھر کر بڑبڑایا تھا۔ نمیرہ ان کو ان سنا کیے نظریں گھماتی کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

"سیحان۔۔ نمیرہ کے کزن میران کی شادی ہے۔ ہمیں بھی دعوت دی گئی ہے مگر میری حالت تمہیں پتا ہے۔

"اور یہ پاگل نمیرہ میری وجہ سے معذرت کر چکی ہے۔

داجان نے اچانک نمیرہ کا ذکر چھیڑا تو سیحان نے چونک کر نمیرہ کو دیکھا جو گڑ بڑا کر داجان کو دیکھتی چپ رہنے کا اشارہ دینے لگی۔

"اسے لے جاؤ۔۔آج شام بھی مہندی ہے وہاں۔۔کچھ دیر کے لیے چلے جاؤ دونوں۔۔ان لوگوں کو اچھا لگے گا۔"

داجان نے ان دونوں کو تاکید کی تو وہ بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگی۔

"جانا۔۔اتنا ضروری۔۔بھی نہیں ہے۔" نمیرہ نے نظریں ملتے ہی نظریں چرا کر ہچکچاتے ہوئے انکار کیا۔

"میں آج فری ہوں۔ چلنا ہے تو کوئی پریشانی نہیں۔"

سیحان اس کے انکار پر بولا۔ نظریں اس سادہ سے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

وہ آئی تھی تو چہرہ کھلتے گلاب سا ہوا کرتا تھا مگر اب کچھ ہی عرصہ میں اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔ سیحان یک ٹک اسے دیکھتا جا رہا تھا۔

بس پھر طے ہوا۔۔ جاؤ نمیرہ تیاری کرو۔۔ تم لڑکیاں تو بہت" وقت لیتی ہو تیاری کرنے میں۔۔

سیحان کی دادی تو جب ہم کہیں جاتے تھے مرحومہ اسی وقت۔۔۔" ابھی داجان بول رہے تھے کہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ رک کر انہیں دیکھنے لگے۔

میں۔۔ کپڑے نکالوں۔۔" نمیرہ وضاحت دیتی وہاں سے" چلی گئی۔ سیحان نے بھی وہی بہانہ بنایا اور کمرے سے نکل گیا۔

کیونکہ یہ قصہ وہ دونوں سن چکے تھے اور دادی مرحومہ کی فوری تیاری کے باوجود چاند سے زیادہ روشن لگنے والے چہرے کی

داجان اتنی لمبی تعریف کرتے تھے کہ انہیں روکنا مشکل ہو جاتا تھا۔

داجان ان دونوں کے جانے کے بعد بڑبڑا کر رہ گئے۔

●●●●●●●●●●●●●

نمیرہ اپنا ڈریس لیے دوسرے کمرے میں تیاری کرنے جا چکی تھی۔ شاور لے کر کیمل کلر کی میکسی پہن کر وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوتی تیزی سے ہاتھ چلا کر اپنے پرکشش نقوش کو مزید سنوارنے لگی۔

بالوں کو ڈھیلا سٹائلش سا جوڑا بنا کر کانوں میں بھاری جھمکے پہنے اور ایک آخری نظر خود پر ڈالی۔

اس سج دھج اور تیاری میں اس کا سراپا اور دلکش نقوش نہایت خوبصورت لگ رہے تھے۔ وہ مطمئن ہوئی اور سینڈل پہن کر، کلچ اٹھاتی کمرے سے نکلی۔

دروازے کے عین سامنے سیحان زبیری اس کا منتظر کھڑا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھٹک گئے۔ سیحان اس کا دمکتا حسن دیکھ کر اور۔۔

نمیرہ اس کے وجیہہ دلکش سراپا پر کیمل کلر کاٹن کا کرتا شلوار دیکھ کر۔۔۔

"واؤ۔۔ واٹ آ کوانسیڈینس۔۔ سب سمجھیں گے ہم نے جان بوجھ کر سیم کلر کی ڈریسنگ کی ہے۔"

سیحان نے مسکرا کر اسے سر تا پا گہری نظروں سے دیکھا تھا۔وہ اسے نہیں بتانے والا تھا کہ اسے کیمل کلر کا ڈریس لے کر جاتا دیکھ کر اس نے جان بوجھ کر ہی اسی کلر کا ڈریس پہنا تھا۔

''اوہ۔۔جی ہاں مگر۔۔کوئی بات نہیں،اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔'' نمیرہ جھینپ کر مسکرائی۔وہ بھی اسے بتانے والی نہیں تھی کہ شادی پر جانے کا سوچ کر اس نے ہم رنگ لباس ہی استری کیے تھے۔

''فرق تو واقعی نہیں پڑتا۔۔'' وہ مسکرا کر اس کے سامنے ہاتھ پھیلا گیا۔نمیرہ نے اس کا ہاتھ دیکھا اور پھر اس کا مسکراتا دلکش چہرہ۔۔

''کیا ہم وہاں سب کے سامنے ایک ہیپی کپل شو کر سکتے ہیں؟ پلیز۔۔'' وہ اس کی کنفیوژن پر وضاحت دے رہا تھا۔دل کی

بات کو زبان پر لا کر صفائی دے رہا تھا۔ کہہ ہی نہیں پایا تمہارا ہاتھ تھامنا چاہتا ہوں۔

نمیرہ نے سر ہلا کر جھجک کر اس کے بھاری ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

یہ پہلا لمس تھا جو اس نے محسوس کیا تھا۔ اس کے رخسار تپ اٹھے۔

سیحان نے اس کا نازک سا ہاتھ تھام کر گرفت مضبوط کی اور اسے ساتھ لے کر باہر نکلا۔ وہ اسے اپنے پہلو میں محسوس کر کے مسکرا رہا تھا اور نمیرہ۔۔۔

وہ تو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ محسوس کر کے ہی مسرور تھی۔

شادی میں سب نے ان کے جوڑے کو سراہا تھا اور وہ لوگوں کے سامنے، لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ایک ساتھ تھے۔۔ قریب تھے۔۔

مگران کی دھڑکنیں بے ترتیب سی ہو رہی تھیں، محبت ان کے وجود میں پوری طرح بس چکی تھی۔

•••••••••••

میران کی شادی کے بعد دن ویسے ہی مصروف بے زار سے ہو گئے تھے۔ سیحان زبیری بھی مصروف ہو چکا تھا اور نمیرہ بھی اپنے خول میں بند ہو چکی تھی۔

مبارک ہو بہت بہت۔۔" کچن میں کام کرتی نمیرہ نے داجان" کی پر جوش کپکپاتی آواز سنی تو حیران ہوئی۔

وہ کس بات کی مبارک دے رہے تھے۔ اور کس کو؟؟

وہ کچن سے نکل کر ان کے کمرے میں پہنچی۔

سیحان زبیری اور داجان کے دمکتے چہرے اور ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ دیکھ کر وہ ہونقوں کی طرح ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

آؤ نمیرہ۔۔ تمہیں ہی بلانے والا تھا۔۔دیکھو میرا سیحان "
کامیاب ہو گیا۔" داجان نے اسے پکار کر بتایا۔
اور جو بتایا اس نے نمیرہ کی آنکھیں کھول دی تھیں۔

سیحان زبیری کا رزلٹ آیا تھا۔اے۔سی۔اے میں شاندار
رزلٹ لینے والا سیحان زبیری۔۔۔
اس کے سامنے بیٹھا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔
وہ۔۔جسے نمیرہ صرف کتابوں کا دلدادہ سمجھتی تھی بلکہ کبھی
بے وقوف بھی کہہ دیتی تھی جو جاب روٹین کی تھکاوٹ بھولے
لیٹ نائٹ جاگ کر خوامخواہ کتابیں پڑھتا تھا۔
جو صبح نماز کے بعد پھر سے کتابیں اٹھاتا تھا اور پھر ناشتہ کر کے
آفس کی تیاری کرنے تک وہ کتابیں اس کے سامنے ہی رہتی
تھیں۔

پھر اس کا آفس سے باقاعدہ چھٹی لے کر ایگزام کی تیاری کرنا اور پھر آنلائن پیپر دینا۔۔ یہ سب محنت اور لگن، وہ خود پاگل تھی جو سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

خوشی میں شوگر بھول کر مٹھائی کھاتے داجان پر بھی نمیرہ کو غصہ آیا، گھنٹوں باتیں کرتے تھے۔۔

وہ ان کے پوتے کو نکما اور کتابی کیڑا اور نا جانے کیا کچھ بولتی تھی، وہ ہنس ہنس کر لطف اندوز ہوتے رہے مگر کبھی اس بات کا ذکر تک نہیں کیا۔

وہ سنجیدہ ہوتی پلٹ کر وہاں سے چلی گئی۔ سبحان اور داجان چونک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"کیا تم نے۔۔۔ اسے پہلے نہیں بتایا؟ اپنے رزلٹ کا؟"

داجان نے پریشانی سے سوال کیا۔

کبھی اس موضوع پر۔۔ بات ہی نہیں ہوئی۔۔" سیحان نے"
نفی میں سر ہلا کر سادگی سے جواب دیا۔

وہ ناراض ہو چکی ہے۔ وہ ہرٹ لگ رہی تھی۔"

"تم اسے خوش نہیں رکھ سکے الٹا ہرٹ کر دیا۔

داجان بھی آدھا ڈبہ مٹھائی کھا کر ناراض ہو گئے۔

"میں منالوں گا۔۔دوبارہ کبھی ہرٹ نہیں کروں گا۔"

سیحان نے پُر عزم لہجے میں کہا تھا۔

••••••••••

اے سی سی اے کی شاندار ڈگری اور اعلا گریڈز کے بعد سیحان زبیری کی ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب لگ گئی تھی۔اسے کمپنی کی جانب سے پُر آسائش خوبصورت گھر اور گاڑی ملی۔۔وہ داجان اور نمیرہ کو لے کر وہاں شفٹ ہو گیا۔

اس کی کامیابی پر نمیرہ، اس کے گھر والے اور خاندان والے سب ہی حیران ہوئے تھے۔۔

اگر وہ پڑھ رہا تھا تو یہ بات چھپانے کا کیا مقصد تھا اور اسے "معمولی تعلیم یافتہ کہنے کا کیا مقصد تھا؟" ہر کسی کا نمیرہ سے پہلا سوال یہی تھا۔

اب وہ کیا جواب دیتی، یہ سب تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اور اسے اسی بات کا تو افسوس تھا کہ سبحان نے اسے کیوں نہیں بتایا تھا۔۔

!اور پھر داجان کے تو کیا ہی کہنے۔۔۔۔

اس وقت نمیرہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی اداس سی یہی سب سوچ رہی تھی۔ وہ اسے کامیابیوں کے بارے میں بتانا گوارا نہیں

کرتا تھا۔ وقت آنے پر نمیرہ کو خبر ہوئی وہ بھی کیسے۔۔ یوں لگا جیسے موقع پر پہنچ کر بائے چانس سب جان لیا تھا ورنہ۔۔۔۔۔

شاید وہ اسے انجان رکھتا اور وہ انجان ہی رہتی۔۔

نا اس نے داجان سے شکایت کی۔۔ نا سیحان زبیری سے۔۔ اس کی ناراضگی کا یہی انداز تھا۔

اسے لگا داجان تو شاید سمجھ ہی نہیں پا رہے کہ نمیرہ ناراض ہے۔

وہ غلط تھی، داجان اس بار سیحان کو آگے بڑھنے کا موقع دے رہے تھے۔

اور سیحان زبیری۔۔۔ اس کے بارے میں نمیرہ نہیں جان سکی کہ وہ نمیرہ کی ناراضگی سے انجان تھا یا اسے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

کیا کر رہی ہو نمیرہ؟" سیحان کی نرم آواز پر وہ خیالوں سے نکل کر اسے دیکھنے لگی پھر خاموشی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ ناراضگی کے اظہار میں جواب بھی نہیں دیا اور رخ بھی پھیر لیا تھا۔

سیحان نے مسکرا کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ٹرے اس کے سامنے رکھا۔ نمیرہ نے جانی پہچانی خوشبو محسوس کر کے چور نظروں سے ٹرے کی جانب دیکھا تو آنکھیں پھیل گئیں۔

گرما گرم چائے کے دو کپ اور ساتھ ایک بھری ہوئی پلیٹ اس کے پسندیدہ کرسپی فنگر چپس کی تھی۔ اس کا دل للچانے لگا۔

بے ساختہ ہاتھ بڑھایا مگر اس روز سیحان کا کچن میں اسے چپس کھاتے دیکھ کر سنجیدگی سے پلٹنا یاد آیا تو ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

اس کی حرکت پر سیحان نادم ہو گیا۔

ایم سوری نمیرہ۔۔میری وجہ سے تمہیں اتنا برا وقت گزارنا "
پڑا۔۔دراصل میری سیلری اتنی کم نہیں تھی مگر مجھے اپنی سٹڈی کا
خرچ بھی پورا کرنا ہوتا تھا تو میں گھر میں کم دے پاتا تھا۔۔

اسی بات پر میں داجان سے بہت الجھا تھا، مجھے تم سے شادی
کرنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا مگر میں سٹیبل نہیں تھا اور داجان
کو لگتا تھا میں بہانے بناتا ہوں اور بعد میں مکر جاؤں گا۔۔
مگر تم۔۔وہ ٹھیک کہتے تھے، تم چاہے جانے کے قابل ہو، اپنائے
جانے کے قابل ہو۔۔تم نے اتنے طریقے سے خود کو ایڈجسٹ
کر لیا تھا، ایسے محدود رقم میں گزارہ کر لیا تھا کہ میں حیران رہ گیا
تھا۔"

وہ آہستگی سے وضاحتیں دیتا پلیٹ کے ایک کنارے پر کیچپ ڈالتا پلیٹ اس کے سامنے کر گیا۔وہ چپس بھُلائے سیحان کو دیکھ رہی تھی۔

" میں شروع میں کچھ ان ایزی تھا، میں نے نہیں سوچا تھا مجھ جیسے خاموش طبع انسان کو اتنا بولنے والی پارٹنر ملے گی۔۔داجان اور مجھے زیادہ وقت باتیں کرنے کی عادت ہی نہیں تھی۔۔

مگر پھر تمہارا بولنا، بے تکان بولتے رہنا مجھے اچھا لگنے لگا تھا، مجھے زندگی کا احساس ہونے لگا۔۔"

نمیرہ خاموشی سے سب سن رہی تھی۔ مشکل سے تو کچھ بول رہا تھا، وہ بھی اتنے عرصے بعد۔۔

حالانکہ۔۔۔۔کتنا اچھا بولتا تھا۔۔کتنا پیارا بولتا تھا۔

وہ اس کی دیوانی ہو رہی تھی۔۔

میں نے تمہیں اپنی سٹڈی کا بھی نہیں بتایا۔۔میں کنفیوز تھا کہ " تم پوچھ نہیں رہی تو خود کیسے بتاؤں۔۔۔مطلب ہمارے درمیان کبھی اس ٹاپک پر بات بھی تو نہیں ہوئی۔۔

اس دن بھی میری کلاس فیلو نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ تم جانتی ہو یا نہیں اور میں نے کہا کہ تم نے پوچھا نہیں میں نے بتایا نہیں۔۔

اس کا خیال تھا تم پتہ چلنے پر خفا ہو جاؤ گی اور شاید اس نے ٹھیک کہا تھا۔خفا ہو ناں مجھ سے؟

ایم سوری نمیرہ۔۔" وہ اس کی خاموشی سے بے چین ہونے لگا۔وہ اس کے بولنے سے خوش ہو رہی تھی۔

سب وضاحت سن کر وہ ہلکی پھلکی ہو گئی۔

شک اور بدگمانی سب اڑن چھو ہو گئی۔ سیحان نے چپس اٹھا کر اس کے منہ میں دیا۔

مجھے عبیرہ نے بتایا تھا کہ تمہیں چپس بہت پسند ہیں لیکن" میرے ہاں تمہیں ایسا کچھ نہیں ملا۔۔۔

اس دن تمہیں کچن میں دیکھ کر مجھے دکھ ہوا تھا، بہت زیادہ دکھ ہوا تھا اور میں تم سے شرمندہ بھی تھا۔

میں پرامس کرتا ہوں کہ اب میری طرف سے کبھی کوئی مشکل یا دکھ نہیں ملے گا تمہیں۔۔

کیا تم ناراض ہو ابھی تک؟" وہ اب بھی نمیرہ کے نا بولنے پر پریشان ہو گیا تھا۔

نہیں، خوش ہوں بہت۔۔" نمیرہ خوشی سے چہکی۔"

اور ہاں آپ اگر مجھے پسند کرتے ہیں تو وہ بھی آج مجھے بتادیں "
"ورنہ بعد میں مجھے یقین نہیں آئے گا۔

نمیرہ نے اسے مزید بولنے پر اکسایا تھا۔

اس کی بات پر بمشکل مسکرانے والے سیحان زبیری نے قہقہ لگایا،
یہ خوشی کی علامت تھی۔

نمیرہ کی سنگت میں وہ خوش تھا اور مطمئن بھی۔۔۔

بہت اچھی لگتی ہو مجھے، مجھے اتنا زبردست ہم راہی ملا، یقین "
"نہیں آتا۔۔آئی لو یو نمیرہ۔۔

اس کے کھلم کھلا اظہار پر نمیرہ شرما گئی۔

سیحان نے ہنس کر اس کا رخسار سہلایا۔وہ نظر جھکائے چائے کا
کپ اٹھا گئی۔

وہ دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرتے اپنے درمیان جھجک ختم کر چکے تھے۔ محبت تو تھی ہی اجنبیت کی دیوار بھی گر گئی۔ ماحول خوشگوار ہو گیا۔

ان کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

سیحان کے ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھتی نمیرہ نے گہرا پر سکون سانس بھر کر چائے کا گھونٹ بھرا۔

ایک اس کا خواب تھا جو وہ ہر وقت دیکھتی تھی، اور ایک یہ حقیقت تھی کہ اتنی مشکلات کے بعد راہ سہل ہوئی تھی۔

اور نمیرہ سفیر اس حقیقت میں زیادہ خوش تھی، محبت جو ہو گئی تھی اور محبت تو پھر ہر کسی کا اصل خواب ہوتی ہے جس کے ملنے پر حقیقی زندگی کی ہر آزمائش بے معنی لگتی ہے۔

اسے سیحان زبیری سے محبت ہونا تھی، ضروری نہیں تھا کوئی اور ملتا تواس سے بھی محبت ہو جاتی۔۔۔

اسی لیے شاید نمیرہ وہ خواب پورا ہونے پر اتنا پُر سکون نہ ہوتی، جتنی اب تھی۔

••••••••••••••

ختم شد

نوٹ: یہ کہانی حقیقت پر بنائی ہے کہ ہر بار ایسا نہیں ہوتا ہمیں وہی سب ملے جو ہم لڑکیاں خواب دیکھتی ہیں اور ہر بار ضروری نہیں ہوتا جو ہم ناولز جیسے ہیروز کے خواب دیکھتے ہیں وہی بہتر ہوتے ہیں، کبھی کبھی ایک عام اور محنتی انسان بھی ہیرو ہوتا ہے

بس اسے قبول کرنا اور اس کے ساتھ گزارا کرنا ہی آپ کو اصلی

ہیروئن بناتا ہے۔۔

مرد کا امیر یا حسین یا بہت زیادہ رئیس زادہ ہونا ضروری نہیں

ہوتا، نرم مزاج اور ذہین مرد اصل ہیرو ہوتا ہے۔۔

اللہ سب لڑکیوں کے نصیب اچھے کرے آمین۔

Zubi Novels Zone

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

https://wa.me/923444499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone